داستانِ قبیلہ کیٹھوال

تاریخِ قبیلہ · تاریخِ کوہسار · مشاہیرِ کیٹھوال

مرتب

راجہ وقار کیٹھوال

فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» کی منتخب تاریخی تحریریں

kethwal.pk

داستانِ قبیلہ کیٹھوال

تاریخِ قبیلہ · تاریخِ کوہسار · مشاہیرِ کیٹھوال

مرتب: راجہ وقار کیٹھوال

ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» (facebook.com/kethwal.pk)

تحریریں: 51، دسمبر 2018ء تا نومبر 2026ء

اشاعت: نومبر 2026ء

ویب سائٹ: kethwal.pk

عرضِ مرتب

قبیلہ کیٹھوال کی تاریخ کا بڑا حصہ سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے، اور جو کچھ لکھا گیا وہ مختلف کتابوں، رسالوں اور تحریروں میں بکھرا ہوا ہے۔ فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» کا مقصد اپنے اسی ماضی کو محفوظ کرنا ہے۔ دسمبر 2018ء سے اب تک اس پیج پر قبیلے کی تاریخ، خطۂ کوہسار اور قبیلے کی نامور شخصیات کے بارے میں بہت سی تحریریں شائع ہوئیں۔ یہ کتاب انہی تحریروں کا مجموعہ ہے، تاکہ وہ ایک جگہ محفوظ رہیں اور آنے والی نسلیں انہیں پڑھ سکیں۔

اس کتاب میں 51 تحریریں تین حصوں میں شامل ہیں: قبیلہ کیٹھوال کی تاریخ، خطۂ کوہسار کی تاریخ، اور مشاہیرِ کیٹھوال۔ تحریریں اپنی اصل صورت میں شامل کی گئی ہیں؛ صرف پیج کو لائک یا شیئر کرنے کی درخواستیں اور ہیش ٹیگ کی علامتیں حذف کی گئی ہیں۔ جو تحریریں پیج پر ایک سے زیادہ بار شائع ہوئیں، ان کا مکمل ترین نسخہ لیا گیا ہے۔

ان میں سے کئی تحریریں دوسرے لکھنے والوں کی ہیں، جن میں فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan (جس نے ماسٹر صبیر ستی کی کتاب «تاریخ قبیلہ کیٹھوال» سے قدیم بستیوں اور قدیم جیران کا سلسلہ پیش کیا)، صحافی و مورخ محمد عبیداللہ علوی، صداقت حسین منگرال، راجہ اقبال کیٹھوال اور دھنیال ریسرچ لائبریری شامل ہیں۔ ہر تحریر کے آخر میں اس کے لکھنے والے اور ماخذ کا نام درج ہے، اور لکھنے والوں کے دیے ہوئے حوالے برقرار رکھے گئے ہیں۔ میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔

«پیر دست بندیؒ» کے پہلے دو حصے پیج پر تحریری صورت میں دستیاب نہیں تھے، اس لیے صرف تیسرا حصہ شامل ہے۔

کئی تحریریں روایات اور بزرگوں سے سنی ہوئی داستانوں پر مبنی ہیں۔ اگر آپ کے پاس کسی بات کا مستند حوالہ یا مزید معلومات ہوں تو kethwal.pk پر رابطہ کریں، تاکہ اگلی اشاعت میں اسے شامل کیا جا سکے۔

راجہ وقار کیٹھوال

مرتب

فہرست

حصہ اول: تاریخِ قبیلہ کیٹھوال 8

قبیلہ کیٹھوال کی قدیم بستیاں (حصہ اول) 9

قبیلہ کیٹھوال کی قدیم بستیاں (حصہ دوم) 10

قبیلہ کیٹھوال کے قدیم جیران (حصہ اول) 12

قدیم جیران (حصہ دوم) 14

قدیم جیران (حصہ سوم) 15

قدیم جیران (حصہ چہارم) 18

قدیم جیران (حصہ پنجم، آخری) 19

پیر دست بندیؒ (حصہ سوم) 21

ماندلہ (اسلام آباد) میں قوم کیٹھوال کی آمد و استقرار 24

اکری: قبیلہ کیٹھوال کا ہم سفر پھول 25

قبیلہ کیٹھوال کی تاریخ کا ایک اہم باب 28

حصہ دوم: تاریخِ کوہسار 30

کوہسار میں اسلام کی آمد: کیٹھوال، اسلام قبول کرنے والا پہلا قبیلہ 31

کوہسار میں اسلام کی کرنیں 34

کوہسار کا پہلا قبرستان 36

خطۂ کوہسار کی قدیم بستیاں 38

ذکر قبائلِ کوہسار کی آزادی کا 40

کوہسار، خانہ بدوش اور قدیم تہذیبیں 43

زبانِ کوہسار کا ارتقاء اور نعت گوئی کی روایت 47

حصہ سوم: مشاہیرِ کیٹھوال 49

سردار محمد زمان خان کیٹھوال 50

سردار شیر احمد خان کیٹھوال 52

ہیڈ ماسٹر (ر) حاجی راجہ محمد اکرم کیٹھوال 53

حاجی محمد افتخار کیٹھوال 57

راجہ صغیر احمد کیٹھوال ایڈووکیٹ 58

میجر راجہ سراج الحق کیٹھوال 60

بریگیڈیئر (ر) راجہ انصار الحق کیٹھوال 61

وائس ایڈمرل (ر) کلیم شوکت کیٹھوال 62

میجر راجہ کرم داد خان کیٹھوال 63

میجر (ر) راجہ رب‌نواز خان کیٹھوال 64

عبدالخالق کیٹھوال، تمغۂ امتیاز (ملٹری) 66

غازی صوبیدار غلام رسول کیٹھوال 67

غازی راجہ محمد رئیس کیٹھوال 68

شہید صوبیدار شیر بہادر کیٹھوال 69

شہید راجہ محمد مہربان کیٹھوال 70

شہید راجہ محمد اسحاق کیٹھوال 71

شہید واجد حسین کیٹھوال 72

صوبیدار محمد شفیق کیٹھوال 73

حوالدار راجہ محمد یامین کیٹھوال 73

دلشاد حسین کیٹھوال 74

حضرت مولانا اصغر علی کیٹھوال 76

ٹیچر برکت علی ارمان کیٹھوال (نعت) 77

پوٹھوہاری شاعر وقار احمد ظافر کیٹھوال 78
راجہ نثار احمد کیٹھوال (پہلوان) 80
چیئرمین راجہ محمد ارشاد کیٹھوال 81
راجہ ظہیر الحق کیٹھوال 82
راجہ محمد خالد کیٹھوال 82
راجہ شاہد مبارک کیٹھوال 83
واجد ضیاء کیٹھوال 84
عصمت وقار کیٹھوال 85
ڈاکٹر راجہ محمد عمران کیٹھوال 87
ڈاکٹر رجا شاہد کیٹھوال 88
وجیہ راجہ 89
ضمیمہ: مرتب کا تعارف 90
قبیلہ کیٹھوال کا فیس بک گروپ اور راجہ وقار کیٹھوال 91

حصہ اول

تاریخِ قبیلہ کیٹھوال

قبیلہ کیٹھوال کی قدیم بستیاں (حصہ اول)

• ماڑی (وگہل)

آج کے موضع وگہل کا قدیم نام "ماڑی" تھا۔ روایت ہے کہ قبیلہ کیٹھوال کے آباؤ اجداد دریائے جہلم عبور کر کے اس خطہ ارض میں داخل ہوئے اور وگہل گاؤں میں پہلا قیام کیا۔ یہ علاقہ اس دور میں جنگلوں اوربیابانوں پر مشتمل تھا۔ نوواردوں کو وگہل کا مقام پسند آیا اوریہاں مستقل آباد ہو گئے۔ نو آبادی کا نام " ماڑی" رکھا۔ ماڑی ایک بڑے سائز کے مکان کو کہتے ہیں جس کے گرداگرد حفاظتی دیواریں ہوں۔ اس طرز کے بہت سے مکانات جب ایک محدود مقام کے اندر بنائے جائیں تو اس چھوٹی سی بستی کو بھی ماڑی کہتے تھے۔

وگہل (ماڑی) میں قیام کے دوران اس گمنام قبیلے کے نامعلوم را جانے مزید علاقے زیرا تصرف لانے سے پہلے افرادی قوت میں اضافہ کیا۔ اس غرض کی خاطر علاقے میں بکھری ہوئی آبادی کو اپنے ساتھ ملایا اور اُن کے تعاون سے گردو نواح کی بنجر زمینیں جو زراعت اور گلہ بانی کیلئے موزوں تھیں پہلی بار زیر کاشت لایا اور مناسب مقامات پرنئی بستیاں آباد کیں ۔ چھجانہ، بارین، وگہل، چلاورہ ، دھنگراں اور دھیر کوٹ کی آبادیوں اور جنگلوں میں اُس دور کی آبادیوں کے آثار قدیم ناموں کے ساتھ آج بھی موجود ہیں۔

موجودہ وگہل میں "تکلہ" کے مقام پر لشکر کا کیمپ تھا۔ جہاں لڑا کا سپاہیوں کو تربیت دی جاتی تھی۔ ایک "رسالہ لشکر" ایک مستقل طور پر "جیون کوٹھی" میں رہائش پذیر تھا۔ گھوڑوں اور خچروں کے لئے اصطبل موجود تھے۔

• چلاورہ

چلاورہ میں اس قبیلے کے حکمران خاندان کی سرمائی رہائش گاہ تھی ۔ " رنگ محل " کے مقام پر محلات تھے اور تخت پوش" کے مقام پر ان کا خاندانی قبرستان تھا۔ مٹتے مٹتے آثار آج بھی موجود ہیں۔

• کورینہ Korina

راجا کورسی نے اپنے نام کی مناسبت سے کورینہ بستی آباد کی۔ راجا جیرسی نے اپنی زندگی میں ہی اُسے دریائے جہلم کے ساتھ کا علاقہ حوالے کر دیا تھا۔ کسی دور میں یہ علاقہ" کا ہنڈی" کہلاتا تھا۔ بنیادی بستی کے کوئی آثار نہیں ملتے البتہ گردو نواح میں قبیلے کے قبرستان اب بھی کسی نہ کسی صورت موجود ہیں۔

• چونترہ Chontrah

راجا کورسی کے علاقہ سے جنوب مغرب میں دریائے سوآں تک کا علاقہ راجابورسی کو وراثت میں ملا۔ اس دور کے موضع برحد میں چونترہ کے نام سے علاقہ برحد کی پہلی بستی بسائی مشرق کی جانب دریائے جہلم تک کا علاقہ اپنی اکلوتی بیٹی صلالہ بیگم کو جہیز میں دے دیا ۔ صلالہ کے نام سے صلالہ بیگم نے نئی بستی آباد کی۔ ستی قبیلے کی ابتدا اسی بستی سے ہوئی۔ برحد گاؤں اور گردونواع میں کیٹھوالوں کی آباد کردہ بستیوں کے مقام اور نام آج تک لوگوں کو یاد ہیں۔

جاری ہے ! ! ! !

حوالہ:: کتاب (تاریخ قبیلہ کیٹھوال)صبیر ستی

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=100272940905668

4

قبیلہ کیٹھوال کی قدیم بستیاں (حصہ دوم)

• بَرچوہا Barchoha

موضع در نوئیاں کا قدیم نام برچوہا تھا۔ اس بستی کے اولین آباد کار کیٹھوال قبیلے کے آباؤاجداد تھے۔ قدیم بستیوں کے آثار آج بھی ملتے ہیں۔

• سانٹھ بن

راجا جیرسی کی گرمائی رہائش سانٹھ بن میں تھی۔ یہ بستی کیٹھو قبیلے کے آباؤ اجداد نے بسائی تھی ۔ سانٹھ سے متصل راتھل کی بستی ہے جس سے نیچے نالے تک کی تمام اراضی کسی دور میں آبی تھی اور چاول کی کاشت کیلئے بہت موزوں تھی۔ غالبا کیٹھوالوں کے آباؤ اجداد کو سانٹھ کا علاقہ اس لئے پسند تھا کہ اس علاقہ کی نشیبی زمینیں کاشتکاری کیلئے مناسب تھیں اور بالائی جنگل میں نرم گھاس اور چارے والے پودوں کی بہتات تھی۔ یہ ارضیاتی خواص علاقہ چلاورہ میں بھی پائے جاتے ہیں جو اس قبیلہ کی سرمائی آماجگاہ تھی۔

• سُوراسی

روایت کے مطابق بیگم راجا جیرسی نے اپنے وعدہ کے مطابق گلہڑہ گلی سے چھجانہ تک کا غربی علاقہ اپنے سوتیلے بیٹے سورسی کو دیا تھا۔ سورسی نے اپنے علاقے میں" سوراسی "کے نام سے اپنی بستی بسائی۔ بعد کے دور میں جب کیٹھو کی افرادی قوت بڑھ گئی تو سوراسی کے علاقہ میں دخل اندازی شروع کر دی۔ چونکہ آل سورسی کم تعداد میں تھے اس لئے آئے دن کے تنازعوں سے تنگ اگر ترکِ علاقہ کر گئے اور پھر کبھی اس علاقہ میں واپس نہیں آئے۔

• چکہ اور سیری Chakka - Seri

بہیل Behail تحصیل کوٹلی ستیاں میں" چکہ " اور "سیری "دو قدیم بستیاں ہیں۔ مدھم مدھم آثار آج بھی تلاش کیے جا سکتے ہیں۔ مقامی روایت ہے کہ یہ علاقہ کیٹھوالوں کا تھا۔ ان بستیوں میں پرانے دور میں اس قبیلے کے راجاؤں کی " رنگ محل" نام سے رہائش گاہیں تھیں۔ گردو نواح کا تمام علاقہ راجا جیرسی کے زیر تسلط تھا۔ راجا اپنے اہل خانہ کے ہمراہ بھی کبھی اس علاقے میں آتے اور کچھ دنوں کیلئے ان محلات میں قیام کیا کرتے تھے۔

• ڈَنہ اور سیر Danna - Seir

سانٹھ سرولہ اور نشیبی مقامات کو "ڈنہ" اور "سیر" کہتے تھے۔ یہ بھی کیٹھو قبیلے کی بستیاں تھیں۔ ان قدیم بستیوں کے قریب قدیم قبرستان بھی ہیں۔

• دہرہ اور ماگری ناں ٹُپّہ Dehra-Magri Nan Tuppa

پھوفنڈی گاؤں سے شمال کی جانب " دہرہ " اور "ماگری ناں ٹُپہ " کے نام سے

کسی دور میں کیٹھوالوں کی دو بستیاں تھیں۔ بستیوں کے آثار اور قبرستانوں کے نشانات آج بھی ملتے ہیں۔ پر چھن بستی کی چوٹی پر ہموار جگہ کو

" چھتی " Chhathi کہتے ہیں۔ اس مقام سے جنگل کی طرف " چھتی ناں بگلہ "ٹنگیاں ناں بگلہ " اور " ہارونٹہ "میں بھی قدیم آبادی کے آثار موجود ہیں۔

! ! ! !

حوالہ :: کتاب (تاریخ قبیلہ کیٹھوال)صبیر ستی

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=100273206905641

8

قبیلہ کیٹھوال کے قدیم جیران (حصہ اول)

ارض ستیاں ایک دور میں کیٹھو قبیلے کے آباؤاجداد کا وطن تھا۔ اکثر مقامات پر اس قبیلے کے پرانے قبرستانوں کا وجود اس حقیقت کا غماز ہے کہ یہ قبیلہ ماضی میں اس علاقے پر بلاشرکتِ غیرے با اختیار رہا ہے۔ نا معلوم دور کے یہ گمنام قبرستان مقامی زبان میں "جیران" کہلاتے ہیں۔ ان جیرانوں کی قدامت کا اندازہ کا ہو، ریں، اور کا کڑائی کے اُن بڑے بڑے اور پرانے پیڑوں سے لگایا جا سکتا ہے جو کسی قبر پر بالے کے طور پر استعمال ہونے والی نیم سوختہ لکڑی کے پھوٹ کر درخت بن گئے ہیں۔ ماضی قریب تک علاقہ میں قبر کی چھت پر سبز لکڑی کے بالے استعمال ہوا کرتے تھے۔ قبرستانوں پر موجود اس طرح کے پیڑ اپنی جسامت اور قدامت کے خود ترجمان ہیں۔

خطہ کو ہسار میں کو ہالہ سے لے کر پنجاڑ تک دریائے جہلم کے غربی سمت پھیلے ہوئے نامعلوم دور کے قدیم قبرستان اپنی بناوٹ کے اعتبار سے ایک ہی زمانے کے معلوم ہوتے ہیں۔ اکثر قبریں کچی ہیں، قبروں پر کا ہو، ریں اور کا کڑائی کی لکڑی کے بالے استعمال ہوئے ہیں۔ بالوں کے اوپر پتھر کی چپٹی سلیں(Slabs) رکھ کر اوپر مٹی ڈالی ہوئی

ملتی ہے۔ نیم سوختہ یا سبز بالے پھوٹ کر اب پیڑکی صورت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ سوکھی لکڑی کے ہالے اب بھی قبروں پر دکھائی دیتے ہیں۔ متذکرہ درختوں کو دیمک نہیں لگتی اور ان درختوں کی لکڑی دیر پا ہوتی ہے۔

ان قدیم قبرستانوں میں اکثر قبریں پتھروں سے تیار کردہ ہیں۔ دیواروں میں پتھر تراش کر لگائے گئے ہیں۔ بعض قبروں میں لکڑی کے تختے بھی ملے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ میت کو لکڑی کی صندوق میں دفن کرنے کا رواج بھی تھا۔ بعض مقامات پر کچھ بڑے سائز کی قبریں بھی ملتی ہیں۔ ان قبروں میں روایت کے مطابق دو لوگ دفن ہیں۔ دو بھائی ، ماں اور بیٹا، باپ اور بیٹا، یا بیوی خاوند ایک قبر میں دفن ہونے کی روایت سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اس قدیم قبیلے میں گہرے رشتوں کی بنا پر ایک ہی قبر میں دو میتوں کا دفن کرنا کوئی عیب نہ تھا۔ بعض قبرستانوں میں چند ایک قبریں پختہ ہیں جو" کنیاٹ "پتھر سے بنائی گئی ہیں ۔ شاید امراء اور رؤسا کی قبریں اس طرح بنائی جاتی ہوں۔ تمام قبروں کا رُخ ایک سمت نہیں ملتا۔ ہو سکتا ہے کہ موسمی اثرات کے تحت ایسا ہوا ہو یا منہدم شدہ قبروں کو دوبارہ قبروں کی شکل دیتے ہوئے رُخ کا خیال نہ رکھا گیا ہو۔ بعض مقامات پر ایسی قبریں بھی موجود ہیں جو غیر معمولی لمبی ہیں۔ مقامی طور پر ان قبروں کو "نوگزی قبر" کہا جاتا ہے۔ مقامی آبادی ان قبروں کو اولیاء اکرام کی قبریں مانتے ہوئے ہر جمعرات کو قبر پر دیوا جلاتے ہیں ، ان قبروں پر حاضری دیتے ہیں اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں ۔ کچھ لوگ گمنام سرداروں کی قبریں بتاتے ہیں۔ امتیاز کی خاطر قدرے لمبی بنادی گئی ہیں۔

اگلے حصہ میں اُن قبرستانوں کا تعارف پیش کیا جائے گا جو زمانوں کی سختیاں سہتے سہتے اب تک بقا کی جنگ میں مصروف ہیں۔ متعدد قبرستان انسان کی بے حسی اور طمع کا شکار ہو کر اُپنی شناخت سے محروم ہو چکے ہیں۔ باقی ماندہ چند قبرستانوں کا اس مقصد کیلئے تذکرہ کیا جا رہا ہے کہ تحقیق و دریافت سے دلچسپی رکھنے والے احباب ان باقیات کا تحقیقی جائزہ لے سکیں۔

جاری ! ! ! ! !

حوالہ :: کتاب (تاریخ قبیلہ کیٹھوال) از صبیر ستی

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=100273536238942

2

قدیم جیران (حصہ دوم)

• بسروٹی ، نلہ اور دہلی جاہ کے جیران

نرر Narrar تحصیل کہوٹہ میں زیارت پنج پیر اور فارسٹ ریسٹ ہاؤس کے در میان بسروٹی Basrooti کے مقام پر ریں Rein کے ایک بڑے اور قدیم پیڑ تلے ایک پرانا قبرستان ہے۔ مقامی روایت کے مطابق یہ قبرستان کیٹھوالوں کا ہے۔ اس قبرستان میں سونپیل ستی اور اُن کے خاندان کے افراد بھی دفن ہیں۔

پرنڈلہ Prindla گاؤں کی ایک بستی نلہ Nalah میں کا ہو کے پرانے درختوں تلے کناٹ پتھروں سے تیار کردہ بہت سی قبریں ہیں۔ دہلی جاہ Dahli Jah میں بھی ایسا ہی ایک قدیم قبرستان ہے جہاں قبروں کے نشانات موجود ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق یہ کیٹھوال قوم کے قبرستان ہیں۔

• چونترہ جیران Chauntra Jeeran

بر حد گاؤں میں ایک قدیم پُر وقار قبرستان ہے۔ کا ہو کے بہت پرانے اور قد وقامت والے درختوں کے نیچے نامعلوم دور کی بہت سی قبریں ہیں ۔ اہل دیہہ اس مقام کو دارہ Darah اور اس قبرستان کو " چونترہ جیران" کے نام سے پکارتے ہیں۔ ایک قبر بڑے سائز کی ہے۔ روایت کے مطابق اس قبر میں دو سگے بھائی دفن ہیں۔ معروف روایت ہے کہ یہ قبریں کیٹھوال قبیلے کی ہیں۔ اسی قبرستان میں راجا بورسی اور راجا شیرسی دفن ہیں۔ اُن کی بیگمات اور قرابت دار بھی اسی گورستان میں محو خواب ہیں۔

یہ بھی روایت ہے کہ راجا بورسی کی اکلوتی بیٹی صلالہ بیگم ان کا بیٹا سنگی ستی اور پوتا بہرمن (مومن ستی) اور مومن ستی کا بیٹا تہری Tahri اور اُن کی بیگمات بھی اسی قبرستان میں دفن ہیں۔ برحد گاؤں میں ہی "ترکھڑا" "پڑ" اور "

پونول" کی قدیم بستیوں اور قبرستانوں کے آثار بھی ملتے ہیں جنکے بارے میں روایت ہے کہ یہ بستیاں اور قبرستان کیٹھوال قبیلے کے آباؤ اجداد کی ہیں۔

• کورینہ بازار کے نواحی قبرستان

کوٹلی گاؤں "پٹی نی چک" اور ہائر سیکنڈری سکول کے قریب قدیم قبرستانوں کے آثار ملتے ہیں۔ کورینہ بازار اور چورہ بازار کے درمیان برلب سڑک کا ہو اور ریں کے پرانے درختوں تلے بہت پرانا قبرستان ہے۔ مشہور عام ہے روایت کے مطابق ان درختوں کے عین نیچے راجا کورسی اُن کی بیگم اور دیگر اہل خانہ کی قبریں ہیں۔ یہ پیٹر کم و بیش بارہ سو سال پرانے ہیں۔ قدیم دور میں قبروں پر پختہ پتھر کی سلیں Slabs استعمال ہوتی تھیں۔ ان درختوں کے تنوں کے قریب اب بھی یہ سلیس اصل حالت میں موجود دکھائی دیتی ہیں۔ اس قبرستان سے جانب مشرق کچھ فاصلے پر ایک دوسرا بڑا قبرستان ہے جو کا ہو کے بڑے درختوں کے ہے۔ بڑے درخت کے ارد گرد پتھروں کے بڑے بڑے تراشے ہوئے تختوں سے ایک بڑا چوک بنا ہوا ہے۔ روایت ہے کہ راجا کورسی اس چوک پر بیٹھ کر علاقائی فیصلے کیا کرتے تھے ۔ چوک کے آثار اب بھی واضح دکھائی دیتے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد سے ملحقہ ایک قدیم قبرستان بھی کیٹھوال قبیلے سے منسوب ہے۔ آج کل اس قبرستان پر دوکانیں تعمیر ہوگئی ہیں۔

جاری ! ! ! !

حوالہ ::::. کتاب(تاریخ قبیلہ کیٹھوال)صبیر ستی

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=100274016572227

5

قدیم جیران (حصہ سوم)

• کورینہ کلاں میں جیران

کوٹلی بازار سے ساڑھے تین کلو میٹر کے فاصلے پر کوربینہ کلاں کی قدیم بستی ہے۔ راجہ کورسی کے علاقے کی یہ بنیادی بستی ہے۔ کسی دور میں کوربینہ اور کورینہ کلاں ایک ہی گاؤں تھا۔ کورینہ کلاں میں قبیلہ کیٹھوال کی بہت سی نو آبادیاں تھیں۔ ان بستیوں کے ساتھ ان ناموں سے؟ قبرستان موجود ہیں۔ چند ایک بستیوں اور قبرستانوں کے نام یہ تھے:

ساملا تھل Samlathal، چمباں Chamban، دیوان Divan ، کانویلہ Kanveela،لال سری Lal Sari وغیرہ۔ سب بستیاں اور قبرستان کیٹھوالوں کے تھے۔

- سانٹھ سروله اور سانٹھ انوالی کے جیران

سانٹھ سروالہ میں" سیرے ناں جیران" اور "سیرے نی گور" کیٹھوال قبرستان بتائےجاتے ہیں۔ سانٹھ انوالی میں برلب سڑک نا معلوم دور کا ایک بڑا قبرستان ہے۔ قدیم قبروں کا آثار موجود ہیں۔ روایت کے مطابق یہ قبرستان بھی کیٹھوال دور کا ہے۔

- تخت پوش چلاوره

چلاوره گاؤں میں "تخت پوش" کے مقام پر بہت پرانا ایک قبرستان موجود ہے۔ دو قبریں اکٹھی ہیں۔ ان قبروں کے شمال کی جانب تقریبا دو میٹر کے فاصلے پر سات قبریں ترتیب سے ہیں۔ یہ سب قبریں کنیاٹ پتھر سے تیار شدہ ہیں ۔ مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کے سبب آج کل یہ قبریں تیزی سے بے نشاں ہورہی ہیں ۔ 1970ء میں جب پہلی بار مصنف صاحب کے مطابق اس قبرستان پر گئے۔ تو ان قبروں کے نشانات بالکل واضح تھے۔ اس قبرستان سے متصل حاجی ڈھیروخان سے مصنف کی ملاقات ہوئی۔ اُس وقت حاجی صاحب علاقہ بھر کے معمر ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ گفتگو کے آداب ، طور طریقے ، قبائل کے بارے میں معلومات اور علاقائی واقعات سے باخبری اس قدر جامع اور مؤثر تھی کہ آج بھی اس بات کا قائل ہوں کہ جہاں گردی کے دوران اس خطہ ارض سے اُن جیسا سیانہ اور مہذب بزرگ کوئی دوسرا دکھنے میں نہیں آیا۔ اس وقت انہوں نے اپنی عمراسی80 سال سے زیادہ بتائی تھی ۔

حاجی صاحب نے بڑی ہمدردی اورپیار سے اپنی یاداشت کے سب در یچے ایک ایک کر کے کھول دیے۔ مصنف صاحب لکھتے ہیں ایسا لگا جیسے قدیم تاریخ کے اوراق بڑی احتیاط سے اور پوری ترتیب سے میرے سامنے کھل رہے ہیں۔ وہ خود مصنف صاحب کو قبرستان پر لے گئے اور ایک ایک قبر کے پاس کھڑے ہو کر تفصیل سے بتایا۔ دو قبروں کے بارے میں بتایا کہ یہ قبریں راجا جیرسی اور رانی بیگم کی ہیں۔ سات قبریں راجا جیرسی کے اہل خانہ کی ہیں۔ سوائے تین کے باقیوں کے نام نہ بتا سکے۔ یہ تین نام ایکاسی ، ناگ سی ، اور راگ سی تھے جو راجا جیرسی کے بیٹے تھے۔

حاجی صاحب نے اس قبرستان کے قریب وہ مقام بھی بنایا جہاں راجا جیرسی کی سرمائی رہائش گاہ تھی اور یہ رہائش گاہ " رنگ محل " کہلاتی تھی ۔ قریب کی ایک اونچی جگہ سے وہ تمام نشیبی جگہیں بتائیں جن پر کیٹھوال کبھی چاول کاشت کرتے تھے۔ اس کے بعد حاجی صاحب اپنے گھر لے گئے اور خوب تواضع کی۔ اس دوران مصنف کو کیٹھوالوں کی قدیم داستانیں سنائیں اور ہاتھ سے لکھی ہوئی ایک کتاب دکھائی جو قدیم فارسی زبان میں تھی۔ اس میں کیٹھوالوں اور ستیوں کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہوا تھا۔ اُن دنوں محترم مصنف صاحب تاریخ ستیاں بھی ترتیب دے رہے تھے ۔ ستی قبیلے کے بارے میں سب کچھ نوٹ کرلیا مگر کیٹھوال قبیلے کے حالات و واقعات کا صرف سرسری مطالعہ کیا۔ مصنف صاحب لکھتے ہیں آج افسوس ہو رہا ہے کہ وہ کیٹھو ال قبیلے کے بارے میں سب کچھ نہ لکھ پائے۔ حاجی صاحب نے کیٹھوال قبیلے کے آباؤاجداد کا ایک چھوٹا سا شجرہ بھی لکھوایا۔ حاجی صاحب جب تک زندہ رہے وہ اس قبرستان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

جاری ! ! ! ! !

حوالہ ::: کتاب(تاریخ قبیلہ کیٹھوال)صبیر ستی

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=100274342572194

9

قدیم جیران (حصہ چہارم)

• وگہل میں قدیم جیران

موضع وگہل میں" چوکی" ، "جیوں کوٹھی" اور "پڑاں ناں کھیر" کے مقامات کیٹھو قبیلے کے قدیم قبرستان موجود ہیں۔ روایت کے مطابق کیٹھوالوں کے آباؤ اجداد جب پہلی بار اس علاقہ میں وارد ہوئے تو موجودہ گاؤں میں "ماڑی" کے نام سے پہلی بستی بسائی۔ یہاں "پڑاں ناں کھیتر" کے قدیم قبرستان میں راجا مقرب کی آخری آرام گاہ ہے جسے مقامی لوگ " سلطان ناں جیران" کہتے ہیں۔ ان مقامات پر یہ قدیم قبرستان کیٹھوال قبیلے سے منسوب ہیں۔ آج کل ان کے آثار بھی آخری ہچکی لے رہے ہیں۔

• سانٹھ بن کے قدیم جیران

بمقام بن بازار روضہ پیر دس بندیؒ کے قریب ایک قدیم قبرستان ۔ قبریں منہدم ہو چکی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس قبرستان میں کیٹھوال قبیلے کے پرانے لوگ دفن ہیں۔

بن بازار سے کنیاٹی روڈ پر بازار سے ملحقہ کیٹھوالوں کا قدیم قبرستان ہے ۔ اس قبرستان میں اکثر قبریں کنیاٹ پتھر کی تھیں۔ اب یہ قبرستان تجاوزات کی زد میں ہے۔

بازار سے تقریبا ایک کلومیٹر جنوب مشرق کی جانب سانٹھی کے مقام پر ایک پر وقار اور جلال زیارت ہے۔ ایک قدیم ریں کے درخت تلے ایک چوک بنا ہوا ہے اور ساتھ میں بہت پرانی قبریں ہیں۔ عقیدت مند پورے احترام سے حاضری دیتے ہیں اور اپنی مرادیں پاتے ہیں۔ پرانی روایت کے مطابق طرف راول کے تاجا خان اور اُن کے خاندان کے افراد اس قبرستان میں دفن ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک نامعلوم سید ولی اللہ بھی اس جگہ پر دفن ہیں۔ بہر حال قرب وجوار کے لوگ اس زیارت کا بہت احترام کرتے ہیں اور فیض بھی پاتے ہیں۔

• جہنگواڑیاں (اپر پڑ ہنہ) جیران

ریں کے ایک قدیم درخت تلے ایک مقبرہ ہے۔ آس پاس چیڑھ اور کنگر کے پیڑ ہیں۔

زیارت گاہ عام وخاص ہے۔ ہر جمعرات دُور دُور سے لوگ زیارت کیلئے آتے ہیں۔ منت،چڑھاوے کی رسم ادا کرتے ہیں۔ رات کو اہتمام سے دیا جلایا جاتا ہے۔ مقبرے کے اندر تین قبریں ہیں۔ مدفون کے بارے میں کوئی واضح روایت نہیں ملتیں۔

• قدیم جیران لوئر پڑہنہ (بمقام لڑی)

ریں، کا ہو، کنگر اور چیڑھ کے درختوں تلے ایک قدیم قبرستان ہے۔ اس قبرستان میں اکثر قبریں کنیاٹ پتھر کی بنی ہوئی ہیں۔ اخروٹ کے بڑے درخت کے نیچے ایک پختہ قبر ہے۔ روایت ہے کہ یہ قبرپیر بخش کی ہے جن کا تعلق پتی تاجا سے ہے۔ دیگر پختہ قبروں میں اس پتی کے حیات اللہ، کرم شیر اور دیگر اہل خانہ دفن ہیں ۔ یہ قبرستان لڑی Larri کے مقام پر ہے۔

جاری ! ! ! ! !

حوالہ:: کتاب(تاریخ قبیلہ کیٹھوال)صبیر ستی

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=100274548238841

0

قدیم جیران (حصہ پنجم، آخری)

• بری امام کی بیٹھکیں

حضرت بری امامؒ نے 1660ء تا 1700 ء اس علاقہ میں چلہ کشی کی مختلف مقامات پر قیام کر کے ریاضت کی۔ اُن کے چلے جانے کے بعد لوگوں نے عقیدت سے چلہ گاہوں پر یاد گاری چوک تعمیر کر دیے جو بعد میں بیٹھک کے نام سے مشہور ہو گئے ۔

"ہاڑوانی" Harvanni کے مقام پر ایک پر وقار بیٹھک ہے جس کے قریب میٹھے پانی کا ایک سدا بہار چشمہ ہے۔ گرداگرد رین، چیڑھ اور بیس کے درخت ہیں۔ یہ مقام کوٹلی مری روڈ کے قریب ہے۔ اسی طرح کی ایک بیٹھک ریتلی ڈھیری میں قدیم قبرستان کے ساتھ ہے جو بیٹھک ہے بری امام سے منسوب ہے۔

• سیر گراں

مسجد کے قریب ریں کے ایک بڑے درخت کے نیچے چاردیواری کے اندر ایک کچی قبر ہے۔ اس قبر کے بارے میں کوئی متفقہ اور واضح روایت نہ ہے۔ مقامی آبادی کے مطابق کسی جد اعلیٰ کی قبر ہو سکتی ہے۔

• زیارت زندہ پیر دھن گراں

جنڈالہ کے مقام پر ایک قدیم قبرستان ہے۔ چار دیواری کے اندر دو قبریں ہیں۔ روایت ہے کہ یہ قبریں زندہ پیر اور اُن کی بہن کی ہیں۔ ان کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق دھیر کوٹ میں آباد کیٹھوالوں کے اجداداعلیٰ اس قبرستان میں دفن ہیں۔ یہ بھی روایت ہے کا یہ قبر زندہ خان Zinda Khan کی ہے پتی سکندر اور پتی لنگر کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ مقامی لوگ کہتے ہیں کہ یہ معروف زمانہ زندہ پیر کی زیارت ہے۔

عام لوگ زیارت کیلئے آتے ہیں اور لوگوں کا ماننا ہے کہ مرقد پر حاضر ہونے والوں کی حاجات پوری ہوتی ہیں اور بیماروں کو شفا نصیب ہوتی ہے۔ لوگوں کا یہ بھی تجربہ ہے کہ بے ادبوں کو اس مقام سے سزا ملتی ہے۔

• روضہ پیر دست بندیؒ

بن کے مقام پر پیر دست بندیؒ کا مقبرہ ہے۔ مقبرے کے باہر ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر روحانی حوالے سے معلومات درج ہیں۔ مقبرے کے اندر دو قبریں ہیں جو باپ بیٹے کی بتائی جاتی

کیٹھو ال پیر دست بندی کو اپنے اجداد میں شامل کرتے ہیں۔

دربار کا انتظام چھے ارکان پر مشتمل دربار کمیٹی کے سپرد ہے۔ ہر سال بیساکھ کی 13-14-15 تاریخ کو تین دن عُرس ہوتا ہے۔ زائرین ڈالیوں کے ساتھ عرس میں شامل ہوتے ہیں۔

جاری ! ! ! !

کتاب(تاریخ قبیلہ کیٹھوال)صبیر ستی

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=100274806238815

2

پیر دست بندیؒ (حصہ سوم)

پیر دست بندیؒ کے بارے میں جب معلومات اکٹھی کرنا شروع کیں تو راتھل کے رہائشی راجہ بابر صاحب نے کچھ واقعات اور معلومات بیان کیے۔راتھل اور سانٹھ دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔بن سے تھوڑا نشیب میں سانٹھ واقع ہے۔ قدیم داستانوں میں سانٹھ بن کا ذکر آتا ہے جبکہ آجکل نام سانٹھ راتھل ہے اور بن ایک الگ نام سے سانٹھ راتھل سے بالائی مقام پر واقع ہے۔

پیر دست بندیؒ کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا انھوں نے اپنے بزرگوں سے پیر دست بندیؒ کے بارے میں ایک واقعہ سنا ہے۔پیر صاحب کا اصل نام پیر صادق دست بندیؒ تھا۔موجودہ سانٹھ اور موجودہ بن جہاں پر دربار ہے دونوں جگہ پر پیر صاحب اپنے مریدین کے ہمراہ قیام کرتے تھے۔پیر صادق دست بندیؒ کا دور پیر حاکم شاہؒ صاحب کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔کہا جاتا ہے ایک دن پیر حاکم شاہؒ صاحب پیر دست بندیؒ کی ولایت کو آزمانے کی غرض سے اپنے ایک شیر ،ایک سانپ اور مریدین کے ہمراہ پیر دست بندیؒ کے پاس آئے۔پیر صادق دستبندیؒ نے پیر حاکم شاہؒ کا آگے بڑھ کر استقبال کیا اور کشادہ دلی سے پیر حاکم شاہ صاحب اور ان کے مریدین کے لیے شاندار ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔پیر حاکم شاہ صاحب اور ان کے مریدین کے لیے دسترخوان تیار کیا گیا سب احباب بیٹھ گئے۔ساتھ ہی میں پیر حاکم شاہ کے ہمراہ آنے والے شیر اور سانپ کو ساتھ ہی کمرے میں رکھا گیا۔پیر حاکم شاہ اور ان کے مریدین کو پیر صادق دستبندیؒ کی طرف سے سب سے پہلے ضیافت میں دسترخوان پر چاول پیش کیے گئے۔لیکن پیر حاکم شاہ صاحب نے چاول تناول کرنے سے منع کر دیا یہ دیکھ سب مریدین بھی رک گئے اور پیر حاکم شاہ صاحب سے کھانا نہ

کھانے کی وجہ دریافت کی۔پیر حاکم شاہ صاحب نے کہا میں اس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک کہ میرے شیر کے لیے ایک عمدہ نسل کی زندہ گائے اور میرے سانپ کے لیے ایک موٹی تازی زندہ مرغی مہیا نہ کی جائے۔یہ سن کرپیر صادق دستبندیؒ نے اپنے مریدین کو بھیجا اور کہا سب سے عمدہ نسل کی گائے اور موٹی تازی مرغی لے کر آئیں۔ مریدین تلاش میں نکل گئے۔

سب سے عمدہ نسل کی موٹی تازی گائے اور موٹی تازی مرغی لیے مریدین واپس لوٹے۔یوں پیر حاکم شاہ صاحب کے کہنے کے مطابق شیر کے آگے گائے اور سانپ کے آگے مرغی پیش کی گئی۔دیکھتے ہی دیکھتے گائے نے شیر کو کھا لیا اور سانپ کو مرغی نے نگل لیا۔یہ دیکھ سبھی مریدین اورپیر حاکم شاہ صاحب بھی دھنگ رہ گئے وہ سمجھ گئےپیر صادق دستبندیؒ کو پتہ چل گیا کہ میں نے یہ سب پیر صادق دستبندیؒ ولایت کو پرکھنے کی خاطر کہا۔

چونکہ پیر حاکم شاہ صاحب کے کہنے کے مطابق شیر کو گائے اور سانپ کو مرغی مہیا کر دی گئی تھی اب پیر حاکم شاہ صاحب اور ان کی مریدین چاول کھانے لگے ہی تھےکہ سبھی چاول کے دانے کیڑوں کی شکل میں تبدیل ہو کر زمین پر رینگنے لگے۔یہ دیکھ پیر حاکم شاہ نے ایک جملہ کہا جو لوگ اپنی زبان میں بڑے احسن انداز میں کہتے ہیں جس کا مفہوم کچھ یوں " مریدا ہمیں کھانے تو دو اب تم ہمیں کھانے بھی نہیں دو گے".

اس واقع کے متعلق اس سے آگےکوئی روایت موجود نہیں ہے۔

پیر صادق دستبندی کے بارے میں کہا جاتا ہے ان کے دو بیٹے تھے بیٹوں کے ناموں کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔جن سےپیر صادق دستبندی کو بہت الفت اور محبت تھی۔جب پیر صادق دستبندی صاحب کے ایک بیٹے کا وصال ہوا پیر صادق دست دستبندی اس وقت سانٹھ راتھل کےمقام پر تھے ۔ مریدین ان کے پاس آئے اور ان کے بیٹے کی وفات کی خبر دی خبر سن کرپیر صاحب نےپیغام بھیجوایا قبر کشادہ رکھی۔قبر کا مقام بن طہ پایا پیر صاحب کے کہے مطابق قبر کشادہ رکھی گئی۔پیر صادق دستبندی بن پہنچے نوجوان بیٹے کی لاش دیکھ کر بے حد غمگین ہو گئے۔ میت کے کفن دفن کا انتظام کیا گیا اور میت کو دفن کرنے کے لیےپیر صادق دستبندی قبر میں اترے اور بیٹے کو آخری بار دیکھا اور کچھ دعائے کلمات کہے اور قبر خود بخود اوپر سے بند ہو گئی۔یہ دیکھ سب حاظرین حیران رہ گئے

اور یہ بھی سمجھ گئے کیوں پیر صادق دستبندی نے کہا تھا قبر کشادہ رکھی جائے۔ کچھ لوگوں کے بقول پیر صادق دستبندی کو زندہ پیر بھی کہا جاتا ہے۔

چونکہ پیر صادق دستبندی کے دربار پر موجود معلومات کے مطابق پیر شہادت لکھا ہوا ہے۔

قبر سے منسلک تختی اور دربار کے باہر لگے بورڈ پر درج معلومات کے بارے میں کہا جاتا موضع بانڈی والے قبیلہ کیٹھوال سے تعلق رکھنے والے راجہ شیر محمد صاحب کو ماضی قریب میں ایک رات خواب میں ایک درویش کی زیارت ہوئی درویش نے پیر دستبندی کے بارے معلومات دیں۔ راجہ شیر محمد صاحب نے خواب کے متعلق لوگوں کو بتایا اور درویش کی طرف سے دی گئی معلومات کو لکھ کر بورڈ اور تختی کی صورت میں نسب کر دیا گیا ہے۔

قبر کے رخ کے متعلق بھی ایک حکایت ملتی ہے کہا جاتا ہے زمانے کی سختیوں کے باعث قبر کے نشانات ختم ہو گئے اور زمین بلکل ہموار ہو گئی۔ بعد از کسی بزرگ نے بتایا اس جگہ پیر دستبندی کی قبر ہے پھر قبروں کو ظاہری شکل دینے کا خیال کیا گیا کہا جاتا ہے کہ وہ دور بادشاہ اکبر کی حکومت تھی اور بادشاہ اکبر نے اپنا ایک دین بنایا جسے دین اکبری کہا جاتا ہے۔ بادشاہ اکبر نے فرمان جاری کیا کہ آج سے قبروں کا رخ الگ رکھا جائے اپنے دین کی اشاعت کے لیے دور دور تک اپنی حکومت میں وفد بھیجے۔ کہا جاتا ہے اسی دور کے اندر پیر صادق دستبندی کی قبر کو بھی دوبارہ ظاہری شکل دی گئی جس وجہ سے پیر صادق دستبندی کی قبر کا رخ باقی قبروں سے اگل ہے۔ اب اس حکایت میں کتنی سچائی ہے۔ اب کے دور میں اس کی تصدیق بہت مشکل ہے۔

یہ قدیم روایتی داستانیں اور حکایات ہیں جو اختصار سے تحریر کر دی گئی ہیں۔ اب کے دور میں ان کی تصدیق مشکل ہے۔

کیوں کہ لوگ آباؤ اجداد کے دور کی جانکاری نہیں رکھتے ۔ لوگوں کا مانا ہے کہ روضہ مبارک میں دو قبریں باپ اور بیٹا کی ہیں جو کیٹھوال قبیلے کی اکثریت کے جداعلٰی ہیں۔ اب روضہ مبارک کا انتظام دربار کمیٹی کے ماتحت ہے۔

جامعہ مسجد بن بازار کے پاس بابا صادق دستبندی مزار ہے۔ پیر صادق دست بندی کے بارے میں معلومات اکٹھے کرتے ہوئے ایک ویڈیو بھی ملی جس کے مطابق برصغیر کے پرانے رسم و رواج کے مطابق شادی کے موقع پر دولہا

اور باراتی بارات جانے سے قبل دربار پر خاضری بھی دیتے ہیں۔ نیز دربار کے باہر لگے بورڈ پر درج کچھ یوں ہیں

پیر شہادت بابا صادق دستبندیؒ

ولایت ملنے کی عمر پچیس برس،ولایت ملنے کا سن 1421ء،ولایت کا عرصہ دنیا میں اٹھاون سال۔

ولادت بائیس رمضان 1396ء

وصالبائیس رمضان 1479ء

کل عمر 83 برس۔

بورڈ پر درج معلومات کے بارے میں کہا جاتا موضع بانڈی والے قبیلہ کیٹھوال سے تعلق رکھنے والے راجہ شیر محمد صاحب کو ماضی قریب میں ایک رات خواب میں ایک درویش کی زیارت ہوئی درویش نےپیر دستبندی کے بارے معلومات دیں۔ راجہ شیر محمد صاحب نے خواب کے متعلق لوگوں کو بتایا اور درویش کی طرف سے دی گئی معلومات کو لکھ کر بورڈ اور تختی کی صورت میں نسب کر دیا گیا ہے۔

سانٹھ راتھل میں بابا تاج سرکار اور بابا بندی بیل یا بیگ کے نام سے مشہور ہیں ان کا مزار شریف ہے۔ان کو بھی قبیلہ کیٹھوال کے جدامجد کہا جاتا ہے۔

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=990098356986456

ماندلہ (اسلام آباد) میں قوم کیٹھوال کی آمد و استقرار

تحقیق و تحریر

صداقت حسین منگرال ماندلہ

ماندلہ کی تاریخ میں قوم کیٹھوال کی آمد ایک مستقل اور قابلِ ذکر باب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قوم کو یہاں آباد ہوئے کم و بیش ایک صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ اس حوالے سے راقم نے قوم کیٹھوال کی مختلف شخصیات سے رابطہ کیا، تاہم ابتدا میں کوئی خاطر خواہ اور مستند معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ بعد ازاں راقم کی ملاقات راجا بشیر خان کیٹھوال سے ہوئی، جو زمینی معاملات، لین دین، فرد، رجسٹری اور جائیداد کے امور سے وابستہ ہونے کے باعث ایک باخبر اور صاحبِ فہم شخصیت ہیں۔ انہوں نے نہایت تفصیل اور ذمہ داری کے ساتھ اپنی قوم کی تاریخ بیان کی۔

ان کے مطابق قوم کیٹھوال کے آباء و اجداد سن 1905ء میں تحصیل مری کے علاقہ گہل ۔ چرہان سے نکل مقانی کر کے "سترہ میل" کے مقام پر آکر آباد ہوئے۔ بعد ازاں سن 1910ء میں وہ ماندلہ منتقل ہوئے اور یہاں مستقل سکونت اختیار کی۔ ماندلہ میں انہوں نے اس وقت کے مقامی گجر قبیلے سے زمین خرید کر اپنی بنیاد رکھی۔

ماندلہ میں قوم کٹھوال کے جدِ امجد راجا شرف خان کیٹھوال ،آکر یہاں آباد ہوہے۔

نوٹ:: یہ تحقیق و تحریر صداقت حسین منگرال (ماندلہ) کی ہے پوسٹ لگانے کے بعد چند احباب نے اعتراض کیا کہ قبیلہ کیٹھوال ماندلہ میں 1810 یا اس کے قریب ماندلہ میں آباد ہوا مستند ذرائع کی تصدیق کے بعد ماندلہ کے کیٹھوال قبیلہ کے بارے میں دوبارہ پوسٹ کیا جائے گا اس حوالے سے جو احباب تعاون کرنا چاہتے ہیں اسی پیج پر میسج کر دیں

شکریہ

تحریر: صداقت حسین منگرال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=976228258373466

اکری: قبیلہ کیٹھوال کا ہم سفر پھول

اس بات کا اندازہ لگانا تو بہت مشکل ہے کہ اکری کے پھول اور کیٹو قبیلہ(قبیلہ کیٹھوال) کا کس دور سے ساتھ چلا آرہا ہے.تا ہم اکری کے پھول کے درخت کی طبعی حالت اور اس کی بقاء کی جنگ سے ایسا ضرور لگتا ہے کے قبیلہ کیٹھوال اور اکری کے مقدر کے ستارے اور لکیریں بڑی حد تک ایک طرح کی ہے.ہمارا قبیلہ اور یہ پھول نا معلوم

دور سے ایک ہی طرح کے حالات کا سامنا کر رہے ہیں. قبیلہ کیٹھوال سمٹ کر اور سکڑ کر دھیرکوٹ کیٹھوالاں اور چارہان میں محدود ہو رہا ہے اور بکھر بکھر کر دوسرے علاقوں اور شہروں میں گمنام ہوتا جا رہا ہے.قبیلہ کیٹھوال کے افراد اپنے نام کے ساتھ کیٹھوال لگانے کی بجائے راجہ لگانے کو اپنی شان سمجھتے ہیں.قبیلہ کیٹھوال کی نسبتاً دوسرے قبیلے جو کوہسار میں آباد ہیں وہ اپنے نام کے ساتھ اپنے قبیلے کا نام ضرور استعمال کرتے ہیں جیسے ستی اور عباسی وغیرہ ۔اس کے برعکس قبیلہ کیٹھوال کے افراد میں سے بہت کم لوگ ہیں جو اپنے نام کے ساتھ کیٹھوال لکھتے ہیں.اور کثیر تعداد اپنے نام کے ساتھ راجہ لکھتے ہیں جبکہ راجہ بہت سے قبیلے اپنے نام کے ساتھ لکھتے ہیں جیسے دھنیال اور جنجوعہ وغیرہ .جس کے باعث قبیلہ کیٹھوال گمنامی کی دلدل کی جانب جا رہا ہے۔بلکل اسی طرح اکری کا پیڑ جو کبھی پتریاٹہ اور دھیرکوٹ کیٹھوالاں کے جنگلوں کا زیور تھا لیکن اب اتنا نایاب ہو گیا ہے کہ اس کی تلاش دنوں اور میلوں کی کاوش ہے.

اکری کی تاریخ

صحرانوردی،انفرادیت اور بقا کی انتھک جنگ قبیلہ کیٹھوال کی روداد سے اس قدر مشابہ ہے کہ دیو مالائی زبان و تخیل میں یہ دو جسم اور ایک روح ہیں.ان دونوں کی سچی سنگت کا تقاضا ہے کے اس پھول کی خوبصورتی کو قبیلہ کیٹھوال کا قبیلوی نشان قرار دیا جائےاور اس پھول کے مٹتے ہوے وجود کو صفحۂ قرطاس پر لفظی تصویر میں محفوظ کر دیا جائے تا کے قبیلہ کیٹھوال کے بچے اس پھول کی وفا کو یاد کر لیں.

اکری کے درخت کا تعارف:-

سیب سے بڑا اور ریں (شاہ بلوط) سے چھوٹا اس پھول کا پیڑ ہوتا ہے.اس کی شکل و صورت ریں اور لوکاٹ سے مشابہ ہوتی ہے.عام طور پر یہ پھول اس بلندی پر دیکھا گیا ہے جہاں شاہ بلوط اور پائنیز کی قسم کے درخت پائے جاتے ہیں.فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کا کہنا ہے کے یہ درخت چوڑے پتوں والے ان باقیات میں سے ہے جو ناپید ہوتے جا رہے ہیں.کس دور میں یہ پھول پتریاٹہ اور دھیرکوٹ کیٹھوالاں کے عام پایا جاتا تھا.

پھول :-

فروری کے آخر اور مارچ کے پہلے عشرے میں اس پھول کے کھلنے کا وقت ہے.پھول کا سائز بڑا اور اس کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے.شاخ پر 12 پتوں کے درمیان ایک پھول کھلتا ہے.ایک بھرپور پھول عام طور پر 24 چھوٹے پھولوں کا ایک گچھا ہوتا ہے.گچھے کا ہر پھول کیف نما اور کیف میں سفید رنگ کے بال ہوتے ہیں.ہر کیف میں پانچ پتیاں اور کیف کے اندر بارہ بال ہوتے ہیں جن پر زرگل لگتا ہے.24 کیف نما پھول چار بڑے دائروں میں ہوتے ہیں اور ہر دائرے میں پانچ پھول ہوتے ہیں.مگر بنیادی دو دائروں میں تعداد زیادہ ہوتی ہے.ایک مکمل پھول تقریبا آدھا پاؤ وزن کا ہوتا ہے.

پتے:-

پیڑ کے پتے چھوٹے اور بڑے دونوں سائز کے ہوتے ہیں.ایک بڑے پتے کا سائز تقریبا چھے انچ لمبا اور درمیان میں سے ڈیڑھ انچ چوڑا ہوتا ہے.ہر پتے کی جڑ سے چوٹی تک عین درمیان میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح گہری لکیر ہوتی ہے.اس درمیانی لکیر سے دونوں اطراف دس دس چوٹی لکیریں ہوتی ہیں جو بکل پسلیوں کی کی طرح کی ہوتی ہیں.پتوں کی شکل اور صورت عام طور پر شاہ بلوط اور لوکاٹ کے پتوں سے ملتی جلتی ہے.پتے کا سامنے والا حصہ گہرا سبز اور نیچے کا حصہ ہلکا سفید ہوتا ہے.

درخت کی جلد:-

اس پیڑ کا چھلکا شاہ بلوط کی طرح کھردرا اور پھیکا ہوتا ہے.صدیوں پرانی نسل کا یہ درخت اب نے حالات کا شاید زیادہ عرصہ مقابلہ نہیں کر سکے گا.البتہ اگر نے تقاضوں کے مطابق شجر کاری کا انتظام ہو سکے تو اس کی بقا کی توقع کی جا سکتی ہے.

پھل:----

اس درخت کا کوئی پھل نی ہوتا ہے.پرانے لوگ کہتے ہیں کے اس درخت کا پھول کھایا جاتا ہے اور پرانی کہاوت ہے کے اکری کا پھول معدے کی ہر بیماری کا علاج ہے.

-

تحریر: فیس بک پیج Dheer Kot Kethwallan · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=351397263869933

1

قبیلہ کیٹھوال کی تاریخ کا ایک اہم باب

قبیلہ کیٹھوال کی تاریخ پر جو مستند کتاب "ماسٹر صبیر ستی صاحب" نے لکھی، اس کا نوے فیصد مواد ہمارے بزرگ راجہ اکرم کیٹھوال مرحوم کے پاس موجود تھا۔

دراصل راجہ اکرم کیٹھوال مرحوم خود ہی یہ کتاب لکھ رہے تھے۔ وہ قبیلے کی تاریخ، روایات اور شجرے کو قلمبند کرنے کے لیے برسوں سے محنت کر رہے تھے۔

لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

آخری عمر میں مری روڈ راولپنڈی پر ان کا ایک شدید روڈ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اس حادثے میں انہیں بہت گہری چوٹیں آئیں۔ شوگر اور خون کے زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ان کی بینائی بھی چلی گئی۔

اس حالت میں انہوں نے کتاب مکمل کرنے کی ذمہ داری اپنے سگے بھانجے ماسٹر صبیر ستی مرحوم کے سپرد کر دی۔

ماسٹر صاحب نے راجہ اکرم مرحوم کے نوٹوں کے ساتھ اپنی تحقیق بھی شامل کی اور کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

لیکن مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے یہ کتاب 2 سال تک شائع نہ ہو سکی۔

پھر راجہ اکرم کیٹھوال مرحوم کے اصرار پر ان کے صاحبزادے جناب راجہ افتخار کیٹھوال صاحب نے، جو کہ ماسٹر صبیر صاحب کے سگے کزن ہیں، کتاب کی پرنٹنگ اور پبلشنگ کی تمام ذمہ داری قبول کی۔ انہوں نے تمام اخراجات خود برداشت کیے اور کتاب کی شاندار تقریبِ رونمائی کا اہتمام بھی کیا۔

ماسٹر صبیر صاحب نے اپنی کتاب کے سرِ ورق پر اظہارِ تشکر میں اس احسان کا ذکر بھی کیا ہے۔

راجہ افتخار کیٹھوال کی قبیلے کے لیے خدمات صرف یہیں تک محدود نہیں۔ وہ ہمیشہ قبیلے کی فلاح و بہبود کے لیے پیش پیش رہے ہیں۔

اس وقت وہ اسلام آباد کے سیکٹر I-9 میں رہائش پذیر ہیں۔

اللہ تعالیٰ راجہ اکرم کیٹھوال اور ماسٹر صبیر ستی مرحومین کی مغفرت فرمائے اور راجہ افتخار کیٹھوال کو صحت و سلامتی کے ساتھ مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1024468800216078

حصہ دوم

تاریخِ کوہسار

کوہسار میں اسلام کی آمد: کیٹھوال، اسلام قبول کرنے والا پہلا قبیلہ

کوہسار میں اسلام کی آمد ۔۔۔۔

کیٹھوال، اسلام قبول کرنے والا پہلا قبیلہ

پوٹھہ شریف میں پہلی مسجد کا قیام، نماز عشا میں پہلی تراویح

کوہسار میں یوں تو تاریخ قبل از اسلام میں بھی روزے رکھے جاتے تھے اور انہیں کیٹھوال ۔۔۔۔ بھرت ۔۔۔۔ کہتے تھے اور ان کا موسم بیساکھ کا مہینہ ہوا کرتا تھا، موشپوری پر موجود شیو مندر میں جا کر اس بھرت کا آغاز کیا جاتا جس میں صرف پکے ہوئے اناج سے پرہیز کی جاتی اور پھلوں سمیت پانی اور دیگر اناج کھایا جا سکتا تھا ۔۔۔۔ یہ رسومات ہزاروں سالوں سے ادا کی جا رہی تھیں اور یہ آرین قبائل کی ہندوستان آمد کے بعد کی یادگار تھیں ۔ حضرت میر سید علی ہمدانیؒ ایک ایرانی صوفی بزرگ تھے جو سلسلہ کبرویہ سے منسلک تھے۔ ان کے والد کا نام شہاب الدین بن محمد تھا جو ہمدان کے حاکم اور امیر تھے۔ وہ 12 رجب 714 ہجری کو ایران کے شہر ہمدان میں پیدا ہوئے اور 786 ھ میں ختلان میں وفات پا گئے۔ حضرت سید علی ہمدانیؒ سات سو مبلغوں ، ہنرمندوں اور فن کاروں کی جماعت لے کر براستہ پوٹھہ شریف، کوہالہ، کشمیر پہنچے اور اس ثقافت کا جنم ہوا جس نے جدید کشمیر کو شناخت مہیا کی۔ انھوں نے کوہسار کو مری، سرکل بکوٹ اور وادی کشمیر، لداخ اور بلتستان میں سب سے پہلے اسلام پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کیا ۔ اور کوہسار و کشمیر کی ثقافت اور معیشت کو بھی ترقی دی ۔۔۔۔ انہوں نے گجنی پورہ (موجودہ راولپنڈی) سے رخت سفر باندھا، پوٹھہ شریف پہنچے، اس زمانے میں پوٹھہ شریف ایک جاگیر تھی جس کا کیٹھوال راجہ اگر خان تھا، اس نے حضرت میر سید علی ہمدانی کی خوب خاطر مدارات کی اور ان کی دعوت تبلیغ پر اسلام قبول کر لیا ۔۔۔۔ راجہ اگر خان کا نیا نام علی زمان رکھا گیا ۔۔۔۔۔ موجودہ پوٹھہ شریف کی مسجد کوہسار کی سب سے پہلی کعبہ کی بیٹی ہے جس کی بنیاد حضرت میر سید علی ہمدانیؒ نے رکھی تھی ۔۔۔۔ وہ کچھ عرصہ یہاں رہے اور آدھے سے زیادہ کیٹھوال قبیلہ ان کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا، حضرت ہمدانیؒ کے قیام کے دوران ہی کوہسار میں پہلا رمضان بھی آیا ۔۔۔۔ آپ کے مریدین نے اس مسجد میں نماز تراویح کا آغاز کیا بلکہ پہلی بار نو مسلم کیٹھوال

قبیلہ کو پورا قرآن بھی سنایا ۔۔۔۔ عید کی نماز پڑھائی اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے کر اور تزکیہ نفس کے بعد وہ کشمیر کی جانب بڑھے۔

قبیلہ کیٹھوال(قبل از اسلام)

کوہسار میں اسلام کی کرنیں حضرت سید علی ہمدانیؒ کی آمد سے بھی کافی عرصہ پہلے بکھر چکی تھیں جب ایک صحابی رسول حضرت ابی وقاصؓ رسول محترم ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں ہی ایک راجہ ابی سار کی دعوت پر ٹیکسلا تشریف لائے۔۔۔۔۔ اس نے آپؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۔۔۔۔ تین سال بعد وہ تھوبہ (باڑیاں) ملکوٹ، دیول اور کھودر کے راستے پونچھ سے ہوتے ہوئے سری نگر پہنچے تھے اور وہاں سے وہ اندرون ہند کی طرف روانہ ہو گئے ۔۔۔۔ خطہ کوہسار اس عہد میں ٹیکسلا کنگ ڈم کا حصہ تھا ۔۔۔۔ اسلام کا پیغام کوہسار کے سب سے بڑے کیٹھوال قبیلہ تک پہنچ چکا تھا ۔۔۔۔ حضرت علی ہمدانیؒ جب پوٹھوہار کے راستے پوٹھ آئے تو فضا تیار تھی ۔۔۔۔ آپ کا شاندار استقبال اور کیٹھوالوں کے سرداروں کا قبول اسلام، کوہسار کی پہلی مسجد کی تعمیر اور حضرت اور ان کے مریدین کی ایک سال تک خدمت اسی سلسلے کی کڑی تھی ۔۔۔۔۔ پوٹھ صرف پوٹھ نہ رہا لکہ یہ کوہسار کا عظیم روحانی مرکز بھی بن گیا ۔۔۔۔

تہذیب جب کروٹ بدلتی ہے تو اپنے ماضی کو بھی جزوی طور پر ساتھ لے کر چلتی ہے ۔۔۔۔۔ کوہسار میں اسلام کی آمد ایک بہت بڑا مذہبی، سماجی، سیاسی اور تہذیبی انقلاب تھا ۔۔۔۔ کیٹھوال قبیلہ کی اپنی قبیلائی روایات تھیں، وہ اپنے مُردوں کو شرقاً غرباً دفن کرتے تھے، وہ دلہن کو ڈولی میں دولہا کے گھر لاتے تھے، گھر کا سربراہ اگرچہ مرد ہوتا تھا مگر فیصلے کی توثیق گھر کی عمر میں سب سے بڑی خاتون دیا کرتی تھی، عجیب بات یہ ہے کہ اس وقت کے سب سے بڑے ہند آریائی مذہب میں گائے مقدس جانور تھا مگر کیٹھوال بیل اور سانپ کو پوجتے تھے، شیو ان کا دیوتا تھا اور ان کا کوہسار میں مقدس ترین مقام ۔۔۔۔ موکش پور پربت ۔۔۔۔ بمعنی ۔۔۔۔ نجات کا پہاڑ تھ ا۔۔۔۔ دیول اور دیولیاں (چھوٹے مندر) بھی جگہ جگہ تھے، ان کی تجارت کشمیر تک تھی مگر انتظامی طور پر پہلے وہ کشمیر کے راجوں کے تابع تھے ، محمود غزنوی کی آمد کے بعد جب جہلم سے کاغان تک کا پوٹھوہار اور کوہسار ایک ہزار سالہ لیز پر گکھڑوں

کے حوالے کیا گیا تو کیٹھوال ۔۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے باجگزار ہو گئے ۔۔۔۔ سیاسی طور پر وہ کسی بھی دیہہ میں موجودہ یونین کونسل کے دفتر کی طرح دیوان رکھتے اور وہاں ہی دیہہ کے معاملات فیصل کئے جاتے ۔۔۔۔۔ ان کی امارت ان کے جیرانوں (قبرستانوں) میں ان کی قبروں کے سائز سے عیاں تھی ۔۔۔۔۔۔ جیسے بیس گزی، نو گزی، پانچ گزی قبر ۔۔۔۔ کہو شرقی میں چوریاں کے مقام پر ایسی نو گزی قبر موجود ہے جبکہ وی سی بیروٹ کلاں میں ڈنہ مسجد کے ساتھ قبرستان میں کیٹھوالوں کی قبروں کے آثار اور ان کے برتن ساز کارخانوں کی ٹھیکریاں دیکھی جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔ اسلام کی آمد سے کیٹھوالوں کا پورا سماج نوے فیصد تک تبدیل ہو گیا بلکہ کچھ چیزوں کی اسلامائیزیشن بھی کی گئی جیسے تسبیح، مندر کی جگہ مسجد، قبروں کو اسلامی طریقے سے شمالاً جنوباً بنانے کی روایت اور شیو دیوتا، بیل اور ناگ کی جگہ خدائے واحد و شاہد کی عبادت ۔۔۔۔۔ اس کیلئے ہر گھر میں ایک چوک کی تعمیر ۔۔۔۔۔

کیٹھوال اسلام کی آمد سے قبل چوک کو بطور بیٹھک استعمال کرتے ۔۔۔۔۔ بیل کے گوبر سے اسے پوتر (پاک) کرتے، یہیں وہ قبیلائی جرگے کرتے، یہاں ہی وہ اپنا ماتھا بھی بیل اور ناگ کے سامنے ٹیکتے ۔۔۔۔ اسلام کی آمد کے بعد بھی چوک برقرار رہے مگر اب یہاں ناپاکی کا تو تصور نہیں تھا بلکہ یہ چوک ہر گھر کا لازمی حصہ اور عبادتگاہ بن گئے ۔۔۔۔۔

1980 کے بعد چوک ائوٹ آف ڈیٹ ہو گئے ۔۔۔۔ ان کو توڑ کر گھر کا حصہ بنا دیا گیا ۔۔۔۔۔ آج کوہسار بھر میں کہیں بھی آپ کو چوک نظر نہیں آئے گا ۔۔۔۔

نوٹ: تمام کیٹھوال بھائیوں سے گزارش ہے کہ آپ اپنے علاقے , شہر یا گاؤں کا نام کمنٹ میں لکھیں تا کہ پتا چل سکے کہ پاکستان میں کیٹھوال کہاں کہاں آباد ہیں اس کے علاوہ اگر کسی کے پاس کیٹھوال قبیلہ کے حوالے سے کوئی معلومات ہو تو ہم سے لازمی شیئر کریں شکریہ

fb.me/kethwal.pk

حوالہ جات و ریفرنسز

ذاتوں کا انسائیکلوپیڈیا، جلد دوئم، ترجمہ یاسر جواد ۔۔۔۔۔۔ نغمہ جہاد از مولانا یعقوب علوی بیروٹوی ۔۔۔۔۔۔ دی لٹریری ہسٹری آف سرکل بکوٹ (عبیداللہ علوی کا بلاگ) ۔۔۔۔ تاریخ ہزارہ از شیر بہادر خان پنی (بحوالہ ڈھونڈ عباسی قبیلہ) ۔۔۔۔۔ تاریخ گکھڑاں از راجہ خانی زمان کیانی ۔۔۔۔۔۔۔ ہزارہ گزیٹیئر ترجمہ ڈاکٹر کلوروی مرحوم ۔۔۔۔۔۔ جنت سے عروج عباسیہ تک از نعیم عباسی بیروٹ ۔۔۔۔۔۔ Languages, Religion, Tribes and Castes of the Hazara Region

تحریر: محمد عبیداللہ علوی · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=2377890988974174

کوہسار میں اسلام کی کرنیں

کوہسار میں اسلام کی کرنیں حضرت سید علی ہمدانیؒ کی آمد سے بھی کافی عرصہ پہلے بکھر چکی تھیں جب ایک صحابی رسول حضرت ابی وقاصؓ رسول محترم ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں ہی ایک راجہ ابی سار کی دعوت پر ٹیکسلا تشریف لائے۔۔۔۔۔ اس نے آپؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۔۔۔۔ تین سال بعد وہ تھوبہ (باڑیاں) ملکوٹ، دیول اور کھودر کے راستے پونچھ سے ہوتے ہوئے سری نگر پہنچے تھے اور وہاں سے وہ اندرون ہند کی طرف روانہ ہو گئے ۔۔۔۔ خطہ کوہسار اس عہد میں ٹیکسلا کنگ ڈم کا حصہ تھا ۔۔۔۔ اسلام کا پیغام کوہسار کے سب سے بڑے کیٹھوال قبیلہ تک پہنچ چکا تھا ۔۔۔۔ حضرت علی ہمدانیؒ جب پوٹھوہار کے راستے پوٹھ آئے تو فضا تیار تھی ۔۔۔۔ آپ کا شاندار استقبال اور کیٹھوالوں کے سرداروں کا قبول اسلام، کوہسار کی پہلی مسجد کی تعمیر اور حضرت اور ان کے مریدین کی ایک سال تک خدمت اسی سلسلے کی کڑی تھی ۔۔۔۔۔ پوٹھ صرف پوٹھ نہ رہا لکہ یہ کوہسار کا عظیم روحانی مرکز بھی بن گیا ۔۔۔۔

تہذیب جب کروٹ بدلتی ہے تو اپنے ماضی کو بھی جزوی طور پر ساتھ لے کر چلتی ہے ۔۔۔۔۔ کوہسار میں اسلام کی آمد ایک بہت بڑا مذہبی، سماجی، سیاسی اور تہذیبی انقلاب تھا ۔۔۔۔ کیٹھوال قبیلہ کی اپنی قبیلائی روایات تھیں، وہ اپنے مُردوں کو شرقاً غرباً دفن کرتے تھے، وہ دلہن کو ڈولی میں دولہا کے گھر لاتے تھے، گھر کا سربراہ اگرچہ مرد ہوتا تھا

مگر فیصلے کی توثیق گھر کی عمر میں سب سے بڑی خاتون دیا کرتی تھی، عجیب بات یہ ہے کہ اس وقت کے سب سے بڑے ہند آریائی مذہب میں گائے مقدس جانور تھا مگر کیٹھوال بیل اور سانپ کو پوجتے تھے، شیو ان کا دیوتا تھا اور ان کا کوہسار میں مقدس ترین مقام ۔۔۔۔ موکش پور پربت ۔۔۔۔ بمعنی ۔۔۔۔ نجات کا پہاڑ تھ ا۔۔۔۔ دیول اور دیولیاں (چھوٹے مندر) بھی جگہ جگہ تھے، ان کی تجارت کشمیر تک تھی مگر انتظامی طور پر پہلے وہ کشمیر کے راجوں کے تابع تھے ، محمود غزنوی کی آمد کے بعد جب جہلم سے کاغان تک کا پوٹھوہار اور کوہسار ایک ہزار سالہ لیز پر گکھڑوں کے حوالے کیا گیا تو کیٹھوال ۔۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے باجگزار ہو گئے ۔۔۔۔ سیاسی طور پر وہ کسی بھی دیہہ میں موجودہ یونین کونسل کے دفتر کی طرح دیوان رکھتے اور وہاں ہی دیہہ کے معاملات فیصل کئے جاتے ۔۔۔۔۔ ان کی امارت ان کے جیرانوں (قبرستانوں) میں ان کی قبروں کے سائز سے عیاں تھی ۔۔۔۔۔۔ جیسے بیس گزی، نو گزی، پانچ گزی قبر ۔۔۔۔ کہو شرقی میں چوریاں کے مقام پر ایسی نو گزی قبر موجود ہے جبکہ وی سی بیروٹ کلاں میں ڈنہ مسجد کے ساتھ قبرستان میں کیٹھوالوں کی قبروں کے آثار اور ان کے برتن ساز کارخانوں کی ٹھیکریاں دیکھی جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔ اسلام کی آمد سے کیٹھوالوں کا پورا سماج نوے فیصد تک تبدیل ہو گیا بلکہ کچھ چیزوں کی اسلامائیزیشن بھی کی گئی جیسے تسبیح، مندر کی جگہ مسجد، قبروں کو اسلامی طریقے سے شمالاً جنوباً بنانے کی روایت اور شیو دیوتا، بیل اور ناگ کی جگہ خدائے واحد و شاہد کی عبادت ۔۔۔۔۔ اس کیلئے ہر گھر میں ایک چوک کی تعمیر ۔۔۔۔۔

کیٹھوال اسلام کی آمد سے قبل چوک کو بطور بیٹھک استعمال کرتے ۔۔۔۔۔ بیل کے گوبر سے اسے پوتر (پاک) کرتے، یہیں وہ قبیلائی جرگے کرتے، یہاں ہی وہ اپنا ماتھا بھی بیل اور ناگ کے سامنے ٹیکتے ۔۔۔۔ اسلام کی آمد کے بعد بھی چوک برقرار رہے مگر اب یہاں ناپاکی کا تو تصور نہیں تھا بلکہ یہ چوک ہر گھر کا لازمی حصہ اور عبادتگاہ بن گئے ۔۔۔۔۔

1980 کے بعد چوک ائوٹ آف ڈیٹ ہو گئے ۔۔۔۔ ان کو توڑ کر گھر کا حصہ بنا دیا گیا ۔۔۔۔۔ آج کوہسار بھر میں کہیں بھی آپ کو چوک نظر نہیں آئے گا ۔۔۔۔

اس پوسٹ کی تیاری میں ان کتابوں سے مدد لی گئی ہے ۔۔۔۔۔

(یدبیضا از صاحبزادہ ازہر بکوٹؒ، خیابان ستی از صبیر ستی ایڈووکیٹ، تاریخ مری از نور الٰہی عباسی، خیابان مری از پروفیسر کرم حیدری، تاریخ ہزارہ از شیر بہادر خان پنی، تاریخ گکھڑاں از خانی زمان کیانی، ہزارہ گزیٹیئر ترجمہ پروفیسر صابر کلوروی، ذاتوں کا انسائیکلوپیڈیا ترجمہ یاسر جواد، تاریخ تناول از منظور حسین، تاریخ پوٹھوہار از مولانا بخاری اور بہت سی انگریزی کتابیں)

تحریر: محمد عبیداللہ علوی · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=994272783235680

کوہسار کا پہلا قبرستان

کوہسار میں پہلا قبرستان کم و بیش اڑھائی ہزار سال قبل اس وقت تعمیر کیا جب سکندر اعظم مقدونی نے ٹیکسلا کو فتح کیا۔

کیٹھوالوں اور کڑرالوں کی قبریں شرقًا غرباً ہوتی تھیں ۔۔۔۔ ان کے قبرستان جیران کہلاتے تھے۔

پوٹھہ شریف میں

حضرت شاہ علی ہمدانیؒ

کے ہاتھ پر کیٹھوال قبیلہ نے اسلام قبول کیا اور اپنا پہلا مسلم قبرستان بنایا۔

کوہسار سرکل بکوٹ اور کوہ مری میں ۔۔۔۔ شرقاً غرباً قبرستان کم و بیش اڑھائی ہزاریوں (Miliniums 2.5) قبل اس وقت تعمیر کیا جب سکندر اعظم مقدونی نے ٹیکسلا کو فتح کیا اور پنجاب کے راجہ پورس کو مارگلا کے دامن میں شکست سے دوچار کیا تھا ۔۔۔۔ یہ کیٹھوال اور کڑرال دو قبیلے ایسے تھے جنہوں نے اس علاقے میں آباد راجپوتوں اور آریائوں کو غلام بنایا ۔۔۔۔ اور اپنی تہذیب و تمدن کی بنیاد ڈالی ۔۔۔۔ ان دونوں قوموں نے یہاں پر رائج الوقت کشمیری تمدن میں چند تبدیلیاں بھی کیں اور اس میں فارس حکمران خاندان ہخا منشی کا پیوند ڈال کر اسے مزید نکھارا ۔۔۔۔ انہوں نے ایک خاص قسم کی رسم کو بھی مقامی تمدن نے متعارف کرایا جو ۔۔۔۔ لہو نوشی ۔۔۔۔

تھی،آریائوں اور راجپوتوں میں تو ۔۔۔۔ ماس خوری ۔۔۔۔ پاپ تھا مگر کیٹھوال اور کڑرال جانوروں کو یہ لوگ ذبح نہیں بلکہ قتل کیا کرتے تھے ۔۔۔۔ ان قبیلوں کی قبریں شرقًا غرباً ہوتی تھی تھیں، یہ قبریں آج بھی یو سی بیروٹ کی ڈھوک ڈنہ اور نڑھ باسیاں اور یو سی بکوٹ میں دیکھی جا سکتی ہیں ۔۔۔۔ ان قبرستانوں کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ ۔۔۔۔ یہ جیران کہلاتے تھے اور جو کوئی سیاسی، تمدنی، مالی اور سماجی لحاظ سے بڑا ہوتا تھا اس کی قبر ۔۔۔ گزوں ۔۔۔ کے حساب سے اونچی، لمبی اور چوڑی ہوتی تھیں ۔۔۔۔ تاہم قبر کا رخ اس وقت مشرق و مغرب سے شمال و جنوب کی طرف ہوا جب پوٹھہ شریف میں ۔۔۔۔۔ حضرت شاہ علی ہمدانیؒ ۔۔۔۔۔ کے ہاتھ پر کیٹھوال قبیلہ نے اسلام قبول کیا، اپنا پہلا مسلم قبرستان بنایا، کوہسار کہ پہلی مسجد بنائی اور وہاں دین اسلام کی تبلیغ شروع کر دی ۔۔۔۔ بعد از وفات مسلمانوں کی ۔۔۔۔ آثار الصنادید یا Archives ۔۔۔۔ کا یہ بہت بڑا تمدنی انقلاب تھا ۔

اس عہد میں اجتماعی قبرستان ہوتے تھے ۔۔۔۔ کوہسار کا سب سے پہلا قبرستان پوٹھہ شریف میں کیٹھوالوں کا ہے ۔۔۔۔ کیٹھوالوں کی طرز پر بعد میں بننے والے مسلمانوں کے قبرستانوں میں بھی دینی اور مذہبی لحاظ سے برتر بزرگوں کی قبور اونچی بنائی جانے لگیں ۔۔۔۔ یو سی بکوٹ کا قبرستان بھی لگ بھگ 6صدیاں پرانا ہے ۔۔۔۔ یہاں کڑرال قبیلہ آباد تھا اور جب ملک تولک خان کے بڑے بیٹے ملک عبدالرحمان عرف رتن خان نے بکوٹ پر حملہ کیا تو یہاں کڑرال قبیلہ کے قبرستان کیٹھولاوں کی طرز پر آباد تھے تاہم جب تک وہ ایران میں رہے اپنے مردوں کو نذر آتش کرتے رہے ۔۔۔۔

یو سی بیروٹ میں کیٹھوالوں کا پہلا قبرستان ڈھوک ڈنہ، چھجہ ہے جبکہ ۔۔۔۔ دوسرا سہریاں باسیاں کا چوتھی بار آباد ہونے والا قبرستان ہے ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ اس زمانے میں ہر قبرستان کے ساتھ ایک مسجد تعمیر کی جاتی تھی اور ایک مذہبی گھرانہ بھی آباد کیا جاتا تھا ۔۔۔

اس پوسٹ کی تیاری میں ان کتابوں سے مدد لی گئی ہے ۔۔۔۔۔

(ید بیضا از صاحبزادہ ازہر بکوٹیؒ، خیابان ستی از صبیر ستی ایڈووکیٹ، تاریخ مری از نور الٰہی عباسی، خیابان مری از پروفیسر کرم حیدری، تاریخ ہزارہ از شیر بہادر خان پنی، تاریخ گکھڑاں از خانی زمان کیانی، ہزارہ گزیٹیئر ترجمہ پروفیسر صابر

کلوروی، ذاتوں کا انسائیکلوپیڈیا ترجمہ یاسر جواد، تاریخ تناول از منظور حسین، تاریخ پوٹھوہار از مولانا بخاری اور پہت سی انگریزی کتابیں)

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=2598954336867837

خطۂ کوہسار کی قدیم بستیاں

درنوئیاں گایوں پرانا نام "برچوھا" تھا. اس بستی کے اولین آباد کار کیٹھوال تھے.بنیادی بستی قدیم قبرستان سے متصل تھی.قبرستان کے آثار آج بھی موجود ہیں.

" پڑ " اور" ہاروٹہ " :

تھوں میں دیوان ستی کے قریب کسی دور میں "پڑ" نام سے ایک بستی آباد تھی.یہ معلوم نہیں ہو سکا اس بستی میں کون لوگ رہتے تھے تاہم قبرستان کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کے یہ قدیم بستی مسلمانوں کی تھی،

موجودہ تھون کے قریب ہی ایک جنگل میں ایک قدیم آبادی کے آثار ہیں،غالبن اس گایوں کا نام ہاروٹہ تھا مقامی روایت کے مطابق یہ بستی "ہوتیل " قبیلے کی تھی.

" پے وان " اور "ماروان "

علاقہ نرڑ کی یہ دو قدیم بستیاں ہیں قبیلہ کیٹھوال کے آباؤ اجداد نے بستیوں کی بنیاد رکھی.جسکمب اور گھکڑ بھی بستیوں میں آباد رہے. ماروان میں جب گھکڑو کا قبضہ ہوا تو گھکڑو نے ایک قلعہ تعمیر کروایا یہاں جس کے آثار آج بھی موجود ہیں. سیکوٹ،مورین،ترنوش، اور انگلاش بھی کافی پرانی بستیاں ہیں یہاں.

"چکہ" اور "سیری"

بیل میں چکہ اور سیری نام سے دو قدیم بستیاں تھی جن کے آثار آج بھی موجود ہیں. چکہ میں کیٹھوال قبیلے کے سرداروں کے شاندار محلات تھے جنھیں رنگ محل کہا جاتا تھا.

"دھرہ "

پھوفنڈی گایوں سے تقریبن دو کلو میٹر شمال کی جانب ایک قدیم بستی کے آثار ملتے ہیں، یہ بھی قبیلہ کیٹھوال کی ایک قدیم بستی تھی یہاں کسی نامعلوم بزرگ کی بیٹھک بھی ہے.

" ڈنہ " اور " سیر "

سانٹھ سرولہ اور کٹھیاں کی قدیم بستیاں ہیں.بستیوں کے آثار ختم ہو چکے ہیں مگر ان بستیوں کے رہاشیوں کے قدیم قبرستان آج بھی موجود ہیں قبروں کے قطبے قدیم ناموں سے آج بھی موجود ہیں. مقامی لوگوں کے مطابق یا بھی قبیلہ کیٹھوال کی آباد کی گئی بستیاں تھی.

"سلونی" اور " سنگ "

لہتراڑ بالا سے دو کلو میٹر کے فاصلے پر سلونی نام کی بستی آج بھی موجود ہے.لہتراڑ وادی کی یہ قدیم ترین بستی ہے. لہتراڑ سے چار کلو میٹر کے مقام پر سنگ نامی قدیم ترین بستی آباد ہے یہ لہتراڑ کی دوسری قدیم ترین بستی ہے. ایک دور میں یہ بہت بڑی آبادی کی بستی تھی شائد ۲۸ کنال کے رقبے پر آج بھی پرانے مقانات کے آثار آج بھی موجود ہیں. یہیں پر ایک پرانی مسجد اور قلعہ کے کھنڈرات آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں. ان بستیوں میں کون لوگ رہتے تھے مقامی روایت خاموش ہیں. البتہ بہت عرصے تک یہاں گھکڑو کا قبضہ رہا ہے.

"ماگری ناں ٹپہ"

پھوفنڈی گایوں کے اوپر جنگل میں ایک قدیم بستی کے کچھ آثار پاے جاتے ہیں. مقامی روایت کے مطابق اس قدیم بستی کا نام ماگری ناں ٹپہ تھا. چتھی نہ بگلہ ، ٹنگیاں نہ بگلہ ، اور ہاروٹہ اس بستی کے مزروعہ جات تھے. آج کل یہاں جنگل ہے.

"ماڑی"

موضع وگھل میں کسی دور میں ماڑی نام کی ایک قدیم بستی آباد تھی. یہاں قبیلہ کیٹھوال کے ایک جری اور بہادر سردار مقرب کے یہاں محلات تھے.سردار مقرب خان وگھل ، چجھانہ ،دھن گراں ،اور ڈھیر کوٹ کا مطلق العنان حاکم تھا.چلاورہ میں تخت پوش کے مقام پر اس سردار کا دربار عام لگتا تھا. اسی مقام پر اس کا محل تھا. جس کے آثار آج بھی باقی ہیں.اس سردار کی آخری آرام گاہ پڑاں نہ کھیتر میں آج بھی محفوظ ہے. مقامی لوگ اس قبرستان سلطان نہ جیران کہتی ہے.

" ماعین "

بھتیاں میں قدیم بستی نام ماعین تھا. اس بستی کے کھنڈرات سے ظاہر ہوتا ہے کے یہ بستی قلعہ نما تھی. آبادی کے گرد فصیل کے آثار موجود ہیں. بستی سے ملنے والی اشیاہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ کافی امیرو کبیر تھے دھاتوں کے برتن استعمال کرتے تھے اور سونا چاندی کے زیورات پہنے کا رواج تھا.

" کرلویہ " اور " چونترہ "

برحد گایوں میں یہ دونوں بستیاں آباد تھی یہ قبیلہ کیٹھوال کے آباؤ اجداد نے آباد کی تھی اور اسی خانوادے کی سرمایئی بستیاں رہی،ان بستیوں کے نشانات آج بھی قائم ہیں.

" کورینہ "

یہاں چوٹھی چوٹھی تین بستیاں آباد تھی، ان کے آثار آج بھی موجود ہیں یہ قدیم بستیاں "سامِلا تھل" "لال سری" "کانیولہ" کے نام سے موسوم تھی.

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/kethwal.pk/posts/pfbid0sXYDgZd1YNZzdQbn4TvF3N sH16vekSKMYdRoQ5j9Q2thjjvmnDR85BYwLj75Svzyl

ذکر قبائلِ کوہسار کی آزادی کا

(ذکر قبائل کوہسار کی آزادی کا)

جس معاشرے میں قانون کی حکمرانی اور عدل و انصاف نہ ہو وہ بھیڑیوں اور غراتے شیروں کا وحشی سماج کہلاتا ہے ۔۔۔۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ کوہسار کے موجودہ نام نہاد جمہوری اور روشن خیالی کے جدید عہد کے سوا ہر زمانے میں ۔۔۔۔ قانون کی عملداری اور سخت قوانین کی موجودگی میں مجرم کو سر اٹھانے سے پہلے اس کا منکا توڑ دیا جاتا تھا یہی وجہ ہے کہ جہاں دنیا کے دیگر معاشروں میں ہولناک جرائم کا پتا چلتا ہے وہاں کوہسار کا سماج ہمارے سامنے دھلا دھلایا نظر آتا ہے ۔۔۔۔ ایسا کیوں ہے ۔۔۔۔؟ کیا یہاں آبادی نہیں تھی ۔۔۔۔؟ کیا یہاں انسان نہیں بستے تھے ۔۔۔۔۔؟ نہیں، ایسا نہیں ہے ۔۔۔۔ یہاں تو اوسیاہ سے دو میل تک اتنی گھنی آبادی تھی کہ کُکڑ اگر اوسیاہ سے چھت پر چڑھ جاتا تو اسے کنیر پل تک اترنے کی جگہ نہیں ملتی تھی ۔۔۔۔ ہندوئوں کی مقدس کتابوں میں بیروٹ خورد کی وارڈ ہوتریڑی میں ایک ایسے شہر کی نشاندہی بھی ہوتی ہے جہاں بدھ اور ہندو ناتھ کوہالہ کو کنیر پل کی بلندیوں سے عبور کر کے ۔۔۔۔ موج پوری پر موجود اپنے شیو مندر میں کالی دیوی کے سامنے ۔۔۔۔ ماتھا ٹیکنے سے پہلے ایک دو روز آرام کرتے تھے اور پھر موج پوری یاترا میں اپنی باقی بلندیاں چڑھتے تھے ۔

چار ہزار سال قبل آریائوں کی مختلف ٹولیاں ٹیکسلا آئیں، سلطنت ٹیکسلا پر قبضہ کیا، دراوڑوں کو غلام ہی نہیں بنایا بلکہ انہیں اتنا کمتر کر دیا کہ وہ حیوانیت کے درجے سے بھی نیچے گر گئے ۔۔۔۔ کوہسار بھی اسی سلطنت ٹیکسلا کا حصہ تھا اس وجہ سے آریا اس کے بھی مالک ٹھہرے ۔۔۔۔ ان آریائوں میں سے مقتدر سیاسی طبقہ راجپوت کہلایا ۔۔۔۔ اڑھائی ہزار سال قبل جب سکندر اعظم نے ٹیکسلا کو فتح کیا تو بدھا یونیورسٹی کے پروفیسر پانانی کے اس عروس البلاد میں راجہ امبھی کی حکومت تھی، امبھی نے سکندر کی غلامی کو خوش آمدید کہا جبکہ راجہ پورس نے مقابلہ کیا اور بعدا زاں ۔۔۔۔ برابری کی بنیاد پر وہ دوبارہ پنجاب کا حکمران بن گیا ۔۔۔۔ سکندر کے حملہ نے مقامی مہاراجوں، راجوں اور راجواڑوں کی طاقت کو کافی نقصان پہنچایا، او کم ہوتی سیاسی قوت نے باہر سے بھی لوگوں کو اس سلطنت ٹیکسلا میں آنے کی پمت بڑھائی ۔۔۔۔ ایسے میں ایران سے دو متمدن قبیلے ۔۔۔۔ کیٹھوال اور کرڑرال ۔۔۔۔ اس خطے

میں چلے آئے، دونوں زرتشت کے پیروکار ہنے کی وجہ سے آتش پرست تھے ۔۔۔۔ ان کا اپنا نظام حکمرانی، سیاسیات، سماجیات اور اقتصادیات تھا ۔۔۔۔ ساتھ ہی ان کا نظام عدل و تعزیرات بھی تھا اور وہ ہندوستانی راجپوتی آرین نظام کے محتاج نہ تھے ۔۔۔۔ ایک صدی یہ دونوں قبائل موجودہ اسلام آباد کے گردونواح میں مقیم رہے مگر یہ گزر گاہ اس وقت بھی وسطی ایشیا سے جزائر غرب الہند تک عالمی شاہراہ تھی اور راولوں کا راولپنڈی اس شاہراہ سے گزرنے والے قافلوں پر ڈاکے کے لحاظ سے مشہور عالم تھا ۔۔۔۔ کوئی بھی ان ڈاکئووں کیخلاف ایکشن لیتا تو یہ لٹیرے مارگلہ اور مری کی پہاڑیوں میں چھپ جاتے ۔۔۔۔ ڈاکہ زنی کی ان وارداتوں سے کیٹھوال اور کڑرال بھی تنگ تھے اس وجہ سے دونوں نے یہاں سے ہجرت کی اور مری و سرکل بکوٹ میں آباد ہو گئے ۔

کیٹھوال اور کڑرال اپنی کوہسار میں سکونت کے دوہزار سال کے دوران راجہ اور سردار کہلاتے تھے اور آج بھی اسی نک نیم سے مشہور ہیں ۔۔۔۔۔ یہ دونوں ہر معاملہ میں ایک دوسرے کے مددگار اور معاون تھے ۔۔۔۔ ان کی سیاسی قوت کے مراکز دیوان کہلاتے تھے ۔۔۔۔۔ آپ دیوان کو اس وقت کی قومی اسمبلی اور سپریم کورٹ بھی کہہ سکتے ہیں ۔۔۔۔ دیوان در اصل فارسی لفظ ہے جس کے معانی عدالت کے ہیں (انسائیکلوپیڈیا پرشیا) ۔۔۔۔ یہ لفظ ہجرت کر کے افغانستان اور وہاں سے ہندوستان آیا اور کوہسار میں بھی یہ دیوان ہی کہلایا ۔

یو سی بیروٹ میں ہمیں دو مقامات کے نام ۔۔۔۔ دیوان ۔۔۔۔ ملتے ہیں، کوہ مری میں کافی علاقے دیوان کے نام سے منسوب ہیں ، اہلیان کوہسار کو یہ دیوان عام لوگوں کو آزادی اور فوجداری مجرموں کو لائف ٹائم غلامی کی گارنٹی دیتے تھے ۔۔۔۔ یہ زمانہ محمد بن قاسم کی ہندوستان آمد سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے کا ہے اور یہ دنیا کا بہترین نظام عدل بھی ہے جس کے جسٹس صاحبان کسی لاء کالج کے تعلیم یافتہ تھے نہ کسی جوڈیشنل اکیڈمی کے تربیت یافتہ ۔۔۔۔ ان کے اندر ایک بصیرت (Enlightenment) تھی جس سے فیصلہ کرتے تھے کہ ۔۔۔۔ دنیا عش عش کر اٹھتی تھی، یہاں ہر فیصلہ میرٹ پر ہوتا تھا اور کسی صاحب سے کسی بھی حوالے سے کوئی رو رعایت نہیں برتی جاتی تھی ۔۔۔۔ دیوان، دیوانیہ یا اس وقت کی یو سی کا ناظم بطور جج ۔۔۔۔ قبل از اسلام کنیر یا کشن گنگا کے یخ بستہ بہتے پانیوں سے اشنان کرتا ۔۔۔۔ اپنی دیوی دیوتا کے سامنے ماتھا ٹیکتا، کھڑاویں اور دھوتی پہنتا اور دیوان میں سب سے اونچی جگہ آکر

بیٹھتا ۔۔۔۔ اپنی ویدوں، پرانوں وغیرہ کو اپنے دیدوں سے لگاتا، انہیں عقیدت سے چومتا اور پھر س دیوان میں پن ڈراپ سائلنس یا سناٹا چھا جاتا ۔۔۔۔ محمود غزنوی کی آمد کے بعد اس نے گکھڑوں کو جہلم شہر سے کاغان اور دریائے جہلم کے غربی کنارے سے دریائے سندھ تک یہ سارا علاقہ لامحدود مدت کیلئے پٹے پر دے دیا تھا ۔۔۔۔ راجہ خانی زمان کیانی نے اپنی کتاب تاریخ گکھڑاں میں اس معاہدہ کا عکس بھی دیا ہے ۔۔۔۔ اس طرح کیٹھوال اور کڑرال براہ راست گکھڑوں کی عملداری میں آ گئے ۔۔۔۔ گکھڑ افغانستان سے آئے تھے ور اہل فارس کے بعد از اسلام دونوں کے نظام عدل میں معمولی سا فرق تھا ۔۔۔۔ حضرت شاہ علی ہمدانؒ کے ہاتھوں پر بارھویں صدی میں کیٹھوال مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے جبکہ کرڑال بھی دھیرے دھیرے اسلام کی کرنوں سے اپنے قلب و روح کو منور کر رہے تھے ۔۔۔۔ اس وجہ سے کوہسار کے دیوان بھی اسلامائیز ہو گئے تھے ۔۔۔۔ مسلمان جج صاحبان کی مسند انصاف پر بیٹھنے سے پہلے غسل، نماز تہجد، با جماعت نماز فجر، قرآن حکیم کی تلاوت ۔۔۔۔ ناشتہ اور پھر دیوان آمد اور اونچی نشست پر بیٹھ کر قرآن حکیم پر ہر مقدمہ کی سماعت سے پہلے حلف اور اس کے بعد عدالتی کارروائی کا آغاز ہوتا تھا ۔۔۔۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1985714991525111

کوہسار، خانہ بدوش اور قدیم تہذیبیں

دنیا کی ہر ابتدائی تہذیب میں خانہ بدوش یا پاہلے (Nomads) اور Gypsies ان کی بنیادی جزو رہے ہیں ..... جبکہ تاریخ گواہ ہے کہ کوہسار کی ہر تہذیب ہمیشہ مستقل رہی ہے اور یہاں کبھی پاہلوں کا وجود نہیں رہا ۔۔۔۔ کیونکہ زمانہ قبل از تاریخ یا پورانک دور میں یہ کوہسار دراوڑوں کا اصل وطن تھا ۔۔۔۔۔ پھر کوہسار کی ان خوبصورت وادیوں میں آریائی قبائل جی ٹی روڈ اور ٹیکسلا کی جانب سے کشمیر جاتے ہوئے آکر بس گئے ۔۔۔۔۔ ویدک عہد میں یہ وادیاں کشمیر اور پنجاب کے درمیان ایک گزر گاہ بن چکی تھیں اور راجپوت قبیلہ نے یہاں قیام اختیار کر لیا تھا ۔۔۔۔۔ اڑھائی ہزار سال قبل سکندر اعظم کے ہندوستان آنے کے تھوڑے عرصہ بعد اس وقت کے فارس اور

موجودہ ایران سے کیٹھوال اس علاقے میں آکر آباد ہوئے تو انہوں نے راجپوتوں کے ساتھ اپنی رٹ مستحکم کرنے کیلئے قریبی تعلقات بڑھائے اور پھر دونوں نے مل کر صدیوں سے آباد دراوڑ اور آریا قبائل کو جلاوطنی پر مجبور کر دیا ۔۔۔۔۔ دراوڑ بلوچستان اور ہندوستان کے صوبے مدراس چلے گئے جبکہ آریا پنجاب آ گئے ۔۔۔۔۔ دو صدیوں بعد کڑرال بھی ان وادیوں میں آکر آباد ہوئے اور تقریباً سات سو سال پہلے ستی بھی مختصر طور پر کوٹلی ستیاں اور وہاں سے رامکوٹ آکر رچ بس گئے مگر یہاں کے مالک کیٹھوال راجپوت ہی قرار پائے ۔۔۔۔۔۔ ایک ہزار اٹھارہ برس قبل محمود غزنوی کی گکھڑ شاہ بھی ایک جرنیل کی حیثیت سے اس کے ساتھ ہندوستان آیا اور اس کی وفاداری اور خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے جہلم سے کاغان تک کا علاقہ اس کو غیر معینہ مدت کیلئے لیز پر دے دیا گیا ۔۔۔۔۔ اس سیاسی و تہذیبی تبدیلی سے گکھڑ اس خطہ کوہسار کے اصل مالک اور حکمران جبکہ کیٹھوال راجپوتوں نے سب فیوڈل لارڈ کی حیثیت حاصل کر لی ۔۔۔۔۔ بارھویں صدی میں گکھڑوں کے خلاف انہی دو قبائل کی شورشیں شروع ہو گئیں یہاں تک کہ راولپنڈی کے شمال میں گکھڑ حکمرانوں کیلئے سارا علاقہ نو گوز ایریا بن گیا ۔۔۔۔۔ اور پھر ۔۔۔۔۔؟

یہ گکھڑ حکمران ہاتھی خان کا دور تھا ۔۔۔۔۔ وہ اپنے صدر مقام سید پور (موجودہ اسلام آباد) سے براستہ ٹائیں ڈھلکوٹ وہ باغ اور وہاں سے دھیر کوٹ پہنچا ۔۔۔۔۔ یہ دورہ انتہائی خفیہ تھا اور وہ ڈھونڈ عباسی سردار تولک خان کا مہمان بنا ۔۔۔۔۔ ایک دو روز مہمانداری کے بعد آخر اس کی تولک خان اور ان کی برادری کے بڑوں سے اہم ملاقات ہوئی ۔۔۔۔۔۔ ملاقات میں تولک خان کے علاوہ اس قبیلہ کے فیصلہ ساز دیگر طاقتور سردار بھی موجود تھے جس میں کوہسار کی شورش اور بغاوت کے تمام تر پہلوئوں کا جائزہ لیا گیا اور دو روز کے ان مذاکرات کے بعد گکھڑ حاضر سروس حکمران ہاتھی خان نے یہ تجاویز پیش کیں کہ ۔۔۔۔۔۔۔

الف ۔۔۔۔۔۔ اگر ڈھونڈ قبیلہ سرکل بکوٹ اور مسیاڑی کو گجی پورہ (موجودہ راولپنڈی) تک فتح کر کے کیٹھوال قبیلہ کی بغاوت ختم کر دے تو وہ سارا خراج جو گکھڑ ان قبائل سے وصول کرتے ہیں دس سال کیلئے سردار تولک خان اور ان کا قبیلہ وصول کرے گا ۔

بے ۔۔۔۔۔ اگر وہ اس علاقے کو مستقل امن دے دیتے ہیں تو چھ ماہی پٹے پر پچاس سال کیلئے انہیں یہ علاقہ دے دیا جاوے گا ۔

مگر گکھڑ سردار ہاتھی خان کی ان شرائط کو من و عن قبول کرنے کے بجائے ۔۔۔۔۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ سرکل بکوٹ اور مسیاڑی تو گجی پورہ میں امن قائم کرنے کے بعد ۔۔۔۔۔ اس علاقے کے مستقبل کا فیصلہ از سر نو کیا جاوے گا اور اس کے بارے میں ہاتھی خان سے ضمانت بھی طلب کر لی گئی ۔

تولک خان نے ہاتھی خان کو الوداع کرنے کے بعد اپنے دونوں بیٹوں عبدالرحمان خان عرف چندن خان اور معظم خان عرف رتن خان کے ساتھ کوہسار کو فتح کرنے کے بارے میں ایک حکمت عملی طے کی اور دھیر کوٹ کے اپنے ایک مزارع کو طلب کر کے اسے دو گھوڑے بکوٹ لے جا کر بکوٹیوں کے ہوتروں میں چرانے کیلئے کہا اور ہدایت کی کہ وہ خود چھپ کر دیکھے کہ ان گھوڑوں کے ساتھ مقامی کڑرال قبیلہ کیا سلوک کرتا ہے ۔۔۔۔۔ دوسرے روز گھوڑے ہوتروں کی نسری ہوئی تہائیں میں چر رہے تھے ۔۔۔۔ ایک سائیڈ سے ایک آدمی پولیں پہنے ہوئے اپنے ہوتر میں آیا ، اس نے ادھر ادھر، اوپر نیچے دیکھا اور پھر اس گھوڑے کو پکڑ کر نیچے والے ہوتر میں چھوڑ دیا اور چل پڑا ۔۔۔۔ یہ سلسلہ شام تک اسی طرح چلتا رہا ۔۔۔۔ رات کو وہ گھوڑوں سمیت واپس سردار تولک خان کے پاس آیا ۔۔۔۔ جو کچھ دیکھا تھا بلا کم و کاست بیان کیا اور ۔۔۔ اور ۔۔۔ اور ۔۔۔۔ پہلے بکوٹ اور پھر باقی کوہسار ایک مہینے کے اندر فتح ہو کر وہاں گکھڑ اقتدار کی رٹ بحال کر دی گئی ۔۔۔۔ کڑرال اپنی پوری تاریخ، کلچر، جیران (قبرستان) اور دیگر ڈوغے باڑیاں چھوڑ کر ایک معاہدے کے تحت گلیات جبکہ کیٹھوال موجودہ تحصیل کوٹلی ستیاں کے دور دراز علاقوں میں منتقل ہو چکے تھے ۔۔۔۔ جنہوں نے مزاحمت کی وہ تو کٹ مرے تاہم ۔۔۔۔ جلیال (داخلیات بیروٹ) کے بلکل نشیب میں دریائے جہلم کے غربی کنارے پر ڈھونڈ عباسیوں نے ایک حویلی بنائی جہاں کیٹھوالوں کی عفت مآب بیٹیوں، بہنوں اور مائوں کو نہایت عزت، حفاظت اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی کے ساتھ آئندہ 80 برس تک اس حویلی میں نہایت احترام کے ساتھ رکھا ۔۔۔۔ اس وجہ سے اس حویلی کا نام ہی ،،،، مانواں نی ہل ،،،، پڑ گیا ۔۔۔۔ یہ واقعہ 1335 ء کا ہے ۔۔۔۔ آئندہ دس سال میں ڈھونڈ عباسیوں نے کھکھڑ اقتدار کو تسلیم کر لیا اور وہ خود اس علاقے پر سب فیوڈل لارڈ کی حیثیت سے مکمل مالک بن گئے ۔۔۔ سردار تولک خان کی

وفات کے بعد فتح شدہ سرکل بکوٹ اور موجودہ تحصیل مری کو سردار معظم خان عرف رتن خان کے حوالے کر دیا گیا
۔

اردو ریفرنسز۔۔۔۔

ہزارہ گزیٹیئر1935ء، تاریخ پونچھ اور تاریخ کشمیر از سید محمود آزاد ،بالا کوٹ کا معرکہ از سید غلام رسول مہر، تاریخ گکھڑاں اس راجہ حیدر زمان

کیانی

انگریزی کتب

... Report on the land revenue settlement of the Hazara District of the Punjab

By E. G. Wace

Marriage Among Muslims: Preference and Choice in Northern Pakistan by Hastings Donnan

A Glossary of the Tribes and Castes of the Punjab and North-West Frontier Province

by Horace Arthur Rose

Panjab Castes by Sir Denzil Ibbetson

A Hand Book of Kotli Sattian

International Journal of Research (IJR) - Page 12

Identity: Personal and Socio-cultural: A Symposium

زبانی روایات

سردار الیاس خان، یو سی بکوٹ

نور الٰہی عباسی، سہر بگلہ ، مری

پروفیسر کرم حیدری، راولپنڈی

ضروری نوٹ ۔۔۔۔۔ اگر قارئین و ناظرین کے کے پاس کوئی اور روایت یا دستاویزات ہوں تو برائے کرم وہ اہل کوہسار کے ساتھ ضرور شیئر کی جاویں ۔۔۔۔ اگر کڑرال، کیٹھوال اور ستی قبیلہ کے علم دوست احباب بھی میری تحریر کے برعکس کوئی موقف یا حقیقت رکھتے ہیں تو وہ بھی اپنی رائے ضرور شیئر کریں ۔۔۔۔ بہت مہربانی ہو گی ۔۔۔۔ میری تحریر میں غلطیاں ہو سکتی ہیں، ان کی بھی ضرور نشاندہی کیجئے گا ۔۔۔۔۔ بہت شکریہ

عبید اللہ علوی [سینئر صحافی جنگ راولپنڈی]

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=2482940608469211

زبانِ کوہسار کا ارتقاء اور نعت گوئی کی روایت

یہودیت اس بات پر شاداں وفرحاں ہے کہ بائیبل کی حضرت سلیمان سے منصوب بائیسویں کتاب غزل الغزالات جیسی ادبی تحریر کا شاہکار دنیا کی کوئی قوم اپنی زبان میں پیش نہیں کر سکی ہے۔ مگر حرا کی خلوتوں سے دنیا کے جس بڑے انسان کو خدائے کائنات کی طرف سے نسخہ کیمیاء ملا اس نے تو عرب کے صحرانشیوں کو خبر، حضر اور اذان سحر میں ہی یکتا نہیں کیا بلکہ ان کی خلوت وجلوت سے لے کر ثقافت اور زبان کو بھی علمی رفعتوں سے آشنا کیا بات اسی پر ختم نہیں ہوئی بلکہ خدا کے اس پاکیزہ کلام میں جس قوم کو بھی خطاب کیا وہ بھی انقلابی بن گئی اور مردہ بولیاں بھی قرآن کے اعجاز سے دنیا کی امیر ترین زبانوں میں ڈھل کر ام اللسان بن گئیں۔

زبان کوہسار جسے مغربی ماہرین لسانیات نے یہاں کے اکثریتی قبلیوں ڈھونڈ عباسی اور کڑ رالوں کے نام سے ڈھونڈی کڑ اریالی زبان کا نام دیا ہے اس کا سفر قدیم ویدک دور سے آتا ہے یہ زبان بنیادی طور پر ڈوگری، پنچھی اور

کیٹھوالی زبانوں کے اشتراق کی پیداوار ہے اور کوہسار کے کامل ترین تہذیب و تمدن کا ایک عنصر بھی، اس کے 80فیصد الفاظ زرعی ہیں اس کی تشبہات و استعارے بھی اپنے اندر زرعی پس منظر میں وسیع ترین مفاہیم سموئے ہوئے ہیں۔ اس نے بر صغیر کی360زبانوں کے لا ولد حرف(ڑ) کو بھی الفاظ کی صورت میں اولاد عطا کی ہے۔ جیسے (ڑیھک،ڑیکا،ڑوک وغیرہ)۔

کوہسار کی ان سرسبز و شاداب وادیوں پر حضرت شاہ علی ہمدان المعروف حضرت امیر کبیر کا بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ڈھونڈ عباسیوں کی کوہسار میں آمد سے ڈیڑھ صدی قبل یہاں پر ہزاروں سال سے مقیم طاقت ور تہذیب و تمدن کے حامل اکثریت کیٹھوال قبیلہ کو مشرف بے اسلام کیا۔ وہ شہاب الدین غوری کے عہد میں راولوں کے دیس سے ہوتے ہوئے کوہسار میں آئے اور ان کی بود و باش،طرز گفتگو اور شخصیت کی ایمانی صفحات سے متاثر ہو کر کیٹھوال قبیلہ نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔یوں کہہ لیجئے کہ حضرت سید علی ہمدان نے پوٹھ شریف مری میں پہلا پڑائو ڈالا وہاں ہی انہوں نے پہلی مسجد قائم کر کے ہندو مت کے شیو مندر میں بجنے والی گھنٹیوں کی جگہ یہاں کے انسانوں اورحیوانات کے علاوہ شجر وہجر کو صدائے اللہ اکبر اور کلام اللہ سے آشنا کیا۔ یہاں سے آگے بڑھ کر وہ سری نگر پہنچے اور آپ کی تبلیغ اشاعت دین سے پورا کشمیر محمدعربی ؐ کے لائے ہوئے دین ونظام حیات کا گرویدہ ہوگیا اور رام وارجن کے کوہسار کشمیر کی جگہ اسلامی تمدن کی حامل نئی ثقافت اور نئی زبان وجودمیں آئی جو نصف صدی قبل تک اپنی حقیقی صورتوں میں ابلاغ کے تمام تقاضے پورے کررہی تھی۔ موجودہ زبان کوہسار علاقے کی حقیقی زبان نہیں اور اب یہ نزع کے عالم میں ہے۔

(کتابیات... کتاب مقدس ،پاکستان بائیبل سوسائٹی1977ء ،اساں نے نبی پاک ہور از محبت حسین اعوان 2006ئ،تاریخ مری از نور الہیٰ عباسی،اشاعت جدید، پہاڑی لوک گیت از ڈاکٹر صغیر خان).

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=961748839821408

حصہ سوم

مشاہیرِ کیٹھوال

سردار محمد زمان خان کیٹھوال

کوہسار کا روشن ستارہ

ضلع و تحصیل مری کی موجودہ یونین کونسل بن کے گاؤں پڑھنہ سے تعلق رکھنے والے سردار محمد زمان خان کیٹھوال نے 1925 میں مسلمانوں کو تعیلم کا شوق دلانے کے لیے

قومی کشکول" کے نام سے شاعری کی ایک کتاب لکھی"

جس میں مسلمانوں کو تعلیم کی خاطر کشکول تک پھیلانے کی طرف ترغیب دلائی۔

ان کی دوسری کتاب اپنے مرشد کی شان میں " فقیر اللہ بکوٹی" کے نام سے منظر عام پر آئی

اس کے علاوہ آپ نے راولپنڈی کی " واجب الارض" بھی ترتیب دی اور پھر ایک "عرضداشت شعری" بھی تصنیف فرمائی

آپ انگریز دور میں نائب تحصیلدار رہے اور ریٹائرڈ منٹ کے بعد ذیل چارہان کے سرپنچ بھی رہے۔

دفتر قانون گو کہ حثیت سے آپ مری ، گوجر خان اور کہوٹہ میں خدمات سر انجام دیتے رہے اور اتنی شاندار کارکردگی رہی کہ پورے ضلع راولپنڈی میں تینوں جگہ پر جب جب آپ دفتر قانون گو رہے تو وہ تحصیل ضلع میں کارکردگی کے حوالے سے پہلے نمبر پر ہی رہی۔

ایک دفعہ انگریز کمشنر راولپنڈی نے آپ سے پوچھا کہ ضلع راولپنڈی کی آبادی کتنی ہے؟؟

تو آپ نے جواب دیا کہ انسانوں کی بتاؤں ؟ یا جانوروں کی؟؟

یعنی آپ کو پورے ضلع راولپنڈی کے مویشیوں کی ریکارڈ تعداد بھی معلوم تھی جس پر انگریز کمشنر نے آپ کی پیشہ وارانہ کارکردگی کو بہت سراہا۔

سردار محمد زمان خان صاحب مری کہوٹہ کی انجمن بہتری جنگلات کے عہدیدار بھی رہے اور آپ نے کوہسار میں گزارے کی زمین واگزار کروانے میں بھی اپنے دور میں اہم کردار ادا کیا۔

سردار محمد زمان کیٹھوال کے بیٹے نمبردار رشید الزماں کیٹھوال بھی اپنی جوانی میں لکھتے رہے ہیں جن کی ڈائریاں بھی ایک تاریخی حیثیت رکھتیں ہیں۔

ان کے فرزند نمبردار امجد رشید کیٹھوال کے بقول مؤرخ و محقق ارض کوہسار صبیر ستی ایڈوکیٹ صاحب بھی قبیلہ کیٹھوال کی تاریخ مرتب کرنے کے دوران ان کی رحلت کے بعد تاریخ کا کھرا تلاش کرنے ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے تھے۔

نمبردار رشید زمان کیٹھوال پاکستان بننے سے پہلے رائل ایئر فورس کے کنٹریکٹر رہے اور پھر علاقے میں ٹمبر کے کنٹریکٹر بھی رہے۔

یہ ہمارے کوہساروں کے وہ روشن چراغ تھے جنہوں نے گزشتہ صدیوں میں ترقی کے وہ روشن چراغ کیے جن کی روشنی میں علاقے کی نئی نسلیں فیض یاب ہو کر آج کی ترقی یافتہ دنیا میں داخل ہو سکیں۔

اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پرعزم ماضی سے حال کو مربوط کرتے ہوئے روشن ترین مستقبل کی عمارت کو مضبوط ترین بنایئں کیونکہ قوموں کی ترقی میں ماضی ، حال اور مستقبل کا مثبت ربط ہی اہم کردار کرتا ہے ورنہ کسی ایک زمانے سے بھی آنکھیں چرانے اور نظریں پھیرنے والی نسل کبھی بھی مکمل کامیاب نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

یہاں یہ بات بھی واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کائنات میں معصومین علیہم السلام کے علاؤ ہر انسان خوبیوں اور خامیوں کا بیک وقت مرقعہ ہوتا ہے لیکن کچھ انسانوں کی خوبیاں تاریخ پر امر ہو جاتیں ہیں جن کو شہد کی مکھی کی طرح چوس چوس کر نئی نسل کو مثبت راہوں کا فکری شہد فراہم کرنے کا عظیم کام قدرت نے ہمیں عطا فرمایا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ تاریخ کا مثبت ترین فکری شہد اپنی شفاء یابی کے جوہر دیکھاتے ہوئے ہماری نئی نسلوں کو جہاں نور سے مزین کرے گا وہاں ہم سب کی دنیا و آخرت کی بہتری میں ضرور کردار ادا کرے گا۔

آہیے مل کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک تذکرہ کیے گئے بزرگوں سمیت گزری ہوئی سب نسلوں کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین یارب العالمین و رب رحمتہ اللعالمین

تحریر: ڈاکٹر یاسر حسین ستی الخیری · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=987070063955952

سردار شیر احمد خان کیٹھوال

کیٹھوال خاندان کا فخر

ولد: محمد علی خان کیٹھوال

تعلق: گاؤں گہل، ضلع مری

پیدائش: 1901 | وفات: 1974

سوانح حیات:

سردار شیر احمد خان کیٹھوال نے نوجوانی میں برٹش آرمی جوائن کی اور 9پنجاب رجمنٹ میں خدمات سرانجام دیں۔ دوسری جنگ عظیم میں بہادری دکھانے پر وقت کے مطابق ترقی کرتے ہوئے "سردار بہادر" اور "آرڈر آف برٹش انڈیا" کے خطاب و میڈل حاصل کیے۔

1948 میں پاکستان بننے کے بعد انہیں پاکستان نیشنل گارڈ، سی کمپنی کہوٹہ میں بطور میجر تعینات کیا گیا جہاں سے 1953 میں ریٹائر ہوئے۔ 1974 میں حج اکبر کی سعادت حاصل کرنے سعودی عرب گئے، وہیں وفات پائی اور وہیں آسودہ خاک ہوئے۔

اولاد: 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں۔ جن میں راجہ عبدالخالق، تمغہ امتیاز ملٹری، ریٹائرڈ لیفٹیننٹ پاکستان نیوی اور صوبیدار ریٹائرڈ راجہ عبدالرازق اور بیٹی رقیہ بی حیات ہیں۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=987839560545669

ہیڈ ماسٹر (ر) حاجی راجہ محمد اکرم کیٹھوال

حصہ اول

حصہ اول

نام : ھیڈ ماسٹر (ر)حاجی راجہ محمد اکرم کیٹھوال

ولد : راجہ نور شیر خان

پیدائش : 8 مارچ سن 1908

گاؤں : دھیرکوٹ کیٹھوالاں

تعلیمی قابلیت

ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول دھیرکوٹ ستیاں 1921-1925

ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول

گلہڑہ گلی 1925-1928

میٹرک کی بابت معلومات نہیں

جے وی کورس : گورنمنٹ نارمل سکول گجرات 1931

ایس وی کورس : گورنمنٹ نارمل سکول لالہ موسی

تدریسی فرائض

1 گورنمنٹ پرائمری سکول سانج

2 ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول دھیرکوٹ ستیاں

3 گورنمنٹ مڈل سکول ملوث ستیاں

4 ڈسٹرکٹ بورڈ سکول کہوٹی

5 گورنمنٹ سکول گوجر خان

6 گورنمنٹ مڈل سکول بن

7 گورنمنٹ ھائ سکول کوٹلی ستیاں

8 گورنمنٹ مڈل سکول کرور

9 گورنمنٹ سکول ڈھانڈہ

10 گورنمنٹ مڈل سکول دھیرکوٹ ستیاں اور پھر 1968 میں یہاں سے ھی ریٹائرڈ ھوئے

شخصیت

آپ کی شخصیت بہت پروقار عمدہ لباس علاقائی ثقافت کا عمدہ مظہر تھی بہت مخلص اور انتہائی قابل اعتماد دوست ہمیشہ دانشمندانہ اور ہمدردانہ سوچ اور مشوروں سے احباب کو نوازتے ہمدردی کا عنصر آپ کی شخصیت میں موجزن تھا وہ ایک بہت اعلی معلم تھے ان کی تدریس اس قدر موثر تھی کہ ہر سطح کا علم کاپیاسا ان سے مستفید ھوتا اسی سبب ہزاروں آپ کے شاگرد اور سینکڑوں معلمین آپ کے طریق کو آگے بڑھاتے ھوئے اہم منازل کو طے پا گئے جاری ہے

حصہ دوم

حصہ دوم

تعلیمی اور علاقائی خدمات :

آپ کی شخصیت اس قدر اثرورسوخ والی تھی کہ اپنے علاقے میں بہت سے نئے اسکولوں کا اجرا کروایا

1 1960 میں گورنمنٹ پرائمری سکول دھن گراں

2 گورنمنٹ پرائمری سکول ڈونگا کھیتر

3 گورنمنٹ پرائمری سکول چلاورہ

4 گورنمنٹ پرائمری سکول پتریاٹہ

5 گورنمنٹ پرائمری سکول دھیرکوٹ کیٹھولاں

اسکے علاوہ مڈل بوائز سکول دھیرکوٹ ستیاں کو ھائ کادرجہ دلوایا

اور گرلز سکول دھیرکوٹ ستیاں کو ھائ کا درجہ دلوایا اور امتحانی سنٹر(میٹرک) کا قیام عمل میں لایا

گاوں کی واحد سڑک نیومری تا دھیرکوٹ ستیاں کے لئے اپنے دیگر احباب کے ساتھ ملکر بھرپور کوشش کی اور اس میں کامیابی حاصل کی

اپنی قوم اور قبیلے کے لئے ہمیشہ جدوجہد کرتے رھے اور قبیلہ کیٹھوال کے شجرہ کو کتابی شکل دینے کی بھرپور کوشش کی جسے ماسٹر صبر ستی(جو کہ حاجی صاحب کے سگے بھانجے تھے) نے پایا تکمیل تک پہنچایا

سیاسی زندگی:

حاجی راجہ محمد اکرم کیٹھوال پنجاب ٹیچرز یونین کے ایک فعال اور مخلص کارکن تھے

اساتذہ کے حقوق کے لئے ہمیشہ اپنی آواز کو بلند کیا یونین کی تحریکوں میں صف اول میں شامل رھے

سیاسی طور پر آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ منسلک رھے

قائد اعظم اور علی برادران کی پیروی کی راجہ حسن اختر مولوی سراج الحق خواجہ محمود احمد منٹو راجہ ظفر الحق اور شاہد خاقان عباسی کے ساتھ سیاسی سفر کیا

زمیندار اخبار اور نوائے وقت کے قاری تھے

مسلکی اعتبار سے پیر مہر علی کے کلام سے مستفید ھوتے تھے

نامور شاگرد :

(حاجی صاحب کے کچھ نامور شاگرد)

1 صوفی عبد العزیز

وائس پرنسپل ایلمنٹری کالج راولپنڈی

2 محمد مبارک ستی

پرنسپل ملوث ستیاں

3 حاجی ضیاء الحق پرنسپل

4 ضیاء الحق ستی

ھیڈ ماسٹر ھائ سکول چھتر اسلام آباد

5 شکر محمد ستی

ھائ سکول ملوث ستیاں

6 راجہ محمد اختر کیٹھوال

ھیڈ ماسٹر ھائ سکول دھیرکوٹ ستیاں

7 محمد اعظم ستی ایڈوکیٹ 8 محمد اسماعیل عباسی ایڈوکیٹ امریکہ

9 محمد عادل ستی ایڈوکیٹ

10 جاوید اختر ناصر ایڈوکیٹ 11 لفٹیننٹ کرنل شیر افضل ستی کوٹلی ستیاں

12 لفٹیننٹ کرنل یوسف ستی ملوث ستیاں

13 لفٹیننٹ کرنل عبدالرزاق ستی دھیرکوٹ ستیاں

14 میجر راجہ رب‌نواز کیٹھوال دھیرکوٹ کیٹھولاں

15 میجر پیر محمد شہید

16 میجر علی شان ستی

جرنل صلاح الدین کے والد

17 کمانڈر اللہ دتہ کوٹلی ستیاں

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/ph · facebook.com/photo/?fbid=1027516796577945

oto/?fbid=1028043793191912

حاجی محمد افتخار کیٹھوال

والد کا نام: راجہ محمد اکرم خان کیٹھوال

سن پیدائش: 1953ء

آبائی گاؤں: دھیرکوٹ کیٹھوالاں

1. تعلیم اور بیرون ملک خدمات - 40 سال

- جدہ ایئرپورٹ: 6 سال ملازمت

- سعودی آرمکو: 18 سال خدمات

- ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ: 18 سال خدمات

2. مذہبی خدمات و سعادتیں

- 10 حج ادا کیے

- سینکڑوں عمرے کیے

- اللہ تعالیٰ کا شکر گزار انسان

3. وطن واپسی اور سماجی خدمات

- 2017 میں 40 سال بعد وطن واپس آئے

- اب اسلام آباد I-9 میں رہائش پذیر ہیں

- دھیرکوٹ کیٹھوال اور برادری کے فلاحی کاموں میں سرگرم

- "قبیلہ کیٹھوال کا شجرہ نسب" پر بھی کام کیا

- "تاریخ قبیلہ کیٹھوال" کتاب کی اشاعت کی لیے مالی مدد کی جس کا اظہار کتاب کی سرورق "تشکر" میں کیا گیا

- مزید تفصیل اگلی پوسٹ میں

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1022919550371003

راجہ صغیر احمد کیٹھوال ایڈووکیٹ

ایک عہد کا نام

ایڈوکیٹ مرحوم

راجہ صغیر احمد کیٹھوال

تحریر : راجہ اقبال کیٹھوال

کچھ شخصیات اپنے کردار، علم، دیانت اور خدمت کی وجہ سے تاریخ کا حصہ بن جاتی ہیں۔

ایڈووکیٹ راجہ صغیر احمد کیٹھوال بھی ایک باوقار شخصیت تھے، جن کی رحلت نے نہ صرف قبیلہ کیٹھوال بلکہ پورا خطہ کوہسار کو ایک مخلص، باوقار اور صاحب علم رہنما سے محروم کر دیا ہے۔

راجہ صغیر احمد کیٹھوال نے اپنی عملی زندگی کا آغاز محکمہ تعلیم سے کیا اور بطور ہیڈ ماسٹر اپنی ذمہ داریاں انتہائی ایمانداری، محنت اور خلوص سے انجام دیں۔ التعلیم کے شعبے میں انہوں نے شمار میں شفاعت کی کردار سازی اور علمی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے وکالت کے شعبے کو اختیار کیا اور اپنی دیانت، اصول پسندی اور انصاف پسندی کے باعث جلدی ایک ممتاز وکیل کے طور پر جانے گئے۔ وہ مری بار اور راولپنڈی بار کے رکن رہے اور وکالت کے میدان میں بھی عزت و احترام کی علامت سمجھے جاتے تھے۔

مرحوم منہاج القرآن کے پنجاب کی سطح پر سرگرم اور اہم رکن تھے۔ انہوں نے تنظیم کے فروغ اور دینی و سماجی خدمات کے لیے بھرپور کردار ادا کیا، اور اپنی زندگی کا بڑا حصہ دین و انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا۔

قبیلہ کیٹھوال کی فلاح و بہبود کے لیے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ وہ کیٹھوال ویلفیئر فاؤنڈیشن کے پہلے صدر بھی رہے اور اتحاد و اتفاق کے فروغ کے لیے دن رات کوشاں رہے۔ انہوں نے دور دراز اور دشوار گزار ملاقاتی سفر کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اجلاس منعقد کیے، باہمی رابطوں کو مضبوط بنایا اور قبیلہ کے اتحاد کے لیے قابل قدر خدمات انجام دیں۔

راجہ صغیر احمد کیٹھوال نہایت شریف النفس، بااخلاق، نفیس اور دردمند انسان تھے۔ ان کی شخصیت علم، بردباری، اخلاص اور خدمت کا حسین امتزاج تھی۔ وہ محفل زینت، متواضع اور وسیع علم و تجربے کی بدولت ہر آنے والے کی رہنمائی کرتے تھے۔ ان کی گفتگو میں حکمت، صبر، وسعت اور کردار میں شرافت نمایاں تھی۔

آج ان کی جدائی کا غم صرف ان کے اہل خانہ یا قبیلہ کیٹھوال تک محدود نہیں بلکہ پورا خطہ کوہسار ایک عظیم استاد، قابل وکیل، مدبر رہنما اور مخلص ساتھی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی خدمات ہمیشہ سنہری حروف میں یاد رکھی جائیں گی اور ان کی طویل عرصے تک محسوس کی جاتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے

تحریر: راجہ اقبال کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1026702683326023

میجر راجہ سراج الحق کیٹھوال

محترم میجر ریٹائرڈ سراج الحق مرحوم نیو مری چارہان کا ایک روشن ستارہ تھے، جن کی شخصیت، خدمات اور خلوص آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہے۔

صرف ایک ریٹائرڈ آرمی آفیسر نہیں تھے بلکہ اپنے علاقے کے لیے ایک مخلص خدمت گزار، بہترین رہنما اور نہایت شفیق انسان تھے۔

انہوں نے بہت کم عمری میں ہی خدمتِ خلق کا آغاز کر دیا تھا اور پوری زندگی عوام کی بھلائی، نوجوانوں کی رہنمائی اور اپنے علاقے کی ترقی کے لیے وقف کیے رکھی۔

وہ اپنے علاقے میں انتہائی عزت، محبت اور نیک نامی رکھتے تھے۔ 1992 میں ممبر ضلع کونسل رہے بطور ممبر ڈسٹرکٹ کونسل بھی انہوں نے دیانتداری، اخلاص اور عوامی خدمت کی ایک روشن مثال قائم کی۔

بے شمار نوجوانوں کو فوج میں بھرتی کروانے میں ان کی کوششیں، رہنمائی اور حوصلہ افزائی ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

انتہائی سادہ مزاج، منکسر المزاج اور نرم دل انسان تھے۔ عاجزی، خلوص اور سادگی ہی ان کی اصل پہچان تھی۔ وہ عہدے یا شہرت سے نہیں بلکہ اپنے کردار، اخلاق اور خدمت سے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور ان کی تمام نیکیوں کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=974563675206591

بریگیڈیئر (ر) راجہ انصار الحق کیٹھوال

کیٹھوال خاندان کے عظیم سپوت، مرحوم بریگیڈیئر (ر) راجہ انصار الحق کیٹھوال

زیرِ نظر تصویر میں کیٹھوال خاندان کے عظیم سپوت، مرحوم بریگیڈیئر (ر) راجہ انصار الحق کیٹھوال صاحب نظر آ رہے ہیں، جن کا تعلق ضلع مری کے خوبصورت گاؤں نیو مری پڑھنہ سے تھا۔ آپ نے کئی دہائیوں تک پاک فوج میں خدمات انجام دیں اور ملکی سرحدوں کے دفاع میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے ایک اعلیٰ عہدے تک پہنچے، لیکن اتنے بڑے منصب اور طویل فوجی کیریئر کے باوجود آپ کی شخصیت میں عاجزی، انکساری اور سادگی نمایاں رہی۔ آپ ایک درویش صفت، مخلص، ملنسار اور انسان دوست شخصیت کے مالک تھے، جنہوں نے عہدے اور مرتبے سے بڑھ کر انسانیت اور خدمتِ خلق کو اہمیت دی۔ بلاشبہ، آپ کی زندگی کردار، وقار اور عاجزی کا ایک خوبصورت نمونہ تھی۔

بریگیڈیئر (ر) راجہ انصار الحق کیٹھوال مرحوم نے ضلع مری کی سطح پر عوامی خدمت کے حوالے سے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ نے متعدد نوجوانوں کو افواجِ پاکستان میں بھرتی کروانے میں مدد فراہم کی اور بہت سے بے روزگار افراد کو روزگار کے مواقع دلوانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ ہمیشہ اپنے علاقے کے نوجوانوں کے روشن مستقبل، لوگوں کی مشکلات کے حل اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہے۔ آپ نے اپنے تجربے، تعلقات

اور اثر و رسوخ کو ذاتی مفاد کے بجائے دوسروں کی بھلائی کے لیے استعمال کیا۔ ایسے مخلص اور دردِ دل رکھنے والے انسان کسی بھی خاندان اور علاقے کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ کیٹھوال خاندان کا یہ عظیم سپوت اپنی بے لوث خدمات، سادگی اور انسان دوستی کے باعث ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں زندہ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم بریگیڈیئر راجہ انصار الحق کیٹھوال صاحب کی کامل بخشش و مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے۔ اللہ پاک ان کی نیک خدمات کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے اور کیٹھوال خاندان سمیت تمام اہلِ علاقہ کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے، ان کی انسان دوستی، عاجزی، خلوص اور خدمتِ خلق کے جذبے کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہلِ خانہ، عزیز و اقارب اور تمام چاہنے والوں کو صحت و سلامتی، خوشحالی اور عزت و وقار والی زندگی عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین۔

سید کی آواز

تحریر: سید کی آواز · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1108751265121164

وائس ایڈمرل (ر) کلیم شوکت کیٹھوال

سمندروں کا محافظ

آپ کا تعلق ضلع مری کے گاؤں سیر گراں کے کیٹھوال قبیلہ سے ہے

جون 1982 میں برطانیہ کے Britannia Royal Naval College Dartmouth سے کمیشن لے کر پاک بحریہ کے سمندروں میں اترے۔ پھر پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔

1. ٹائپ-21 جہاز کے کمانڈنگ آفیسر

2. 25ویں ڈسٹرائر اسکواڈرن کے کمانڈر

3. Combined Task Force 151 - سمندری ڈاکوؤں کے خلاف عالمی آپریشن کی کمانڈ

4. کمانڈر پاکستان فلیٹ - پاک بحریہ کی سب سے بڑی اور اہم کمانڈ

DCNS Projects، DCNS Operations، پرنسپل سیکرٹری CNS، بحریہ جنگی کالج کے کمانڈنٹ

وطن کی خدمت کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے ہلال امتیاز ملٹری اور ستارہ امتیاز ملٹری سے نوازا۔

2019 میں ریٹائرمنٹ کے بعد بھی قوم کی خدمت جاری رکھی۔ بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر بن کر نوجوانوں کو سمندر کی راہ دکھائی۔

پاک بحریہ کے یہ سپوت ہماری آنکھوں کا تارا ہیں۔ اللہ پاک ان کو صحت و عزت والی زندگی دے۔ آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=981830974479861

میجر راجہ کرم داد خان کیٹھوال

میجر راجہ کرم داد خان کیٹھوال کا تعلق ضلع و تحصیل

مری کی یونین کونسل گہل سے تھا آپ نے ابتدائی تعلیم اس وقت کے گورنمنٹ مڈل سکول گہل سے حاصل کی اور پھر گورنمنٹ ہائی سکول گلہڑہ گلی سے میٹرک کرنے کے بعد علاقے کے روایت کے تحت پاک فوج میں شامل ہو گئے اورپنجاب رجمنٹ میں خدمات دینے کے دوران ہی انٹرمیڈیٹ بھی پاس کیا اور پھر فوج میں کمیشن بھی لیا اور میجر کے عہدے تک پہنچے۔

آپ نے 1965 اور 1971 دونوں جنگوں میں بھرپور حصہ لیا اور پھر 1974 میں فوج سے ریٹائرڈ ہوئے اور فروری 1982 تک اپنے گاؤں میں اپنا اثرورسوخ استعمال کرتے ہوئے علاقائی خدمت کا فریضہ بھی ادا کرنے کی کوشش کی۔

آپ کی اولاد بھی مثبت راہوں کی مسافر ہے آپ کے پوتے راجہ سعد کیٹھوال بھی علاقائی سوشل زندگی میں فعال نظر آتے ہیں اور آجکل بلک واٹر سپلائی بحالی سکیم کی تحریک میں گراؤنڈ لیول پر فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔

ہمارے وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان کی زمین کی حفاظت کرنیوالا ہر فوجی ہمارا ہیرو ہے۔

اور

آہیے مل کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک میجر کرم داد خان کیٹھوال سمیت وطن عزیز کے تمام شہیدوں اور غازیوں کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے آمین یارب العالمین و رب رحمتہ اللعالمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=973977828598509

میجر (ر) راجہ رنبواز خان کیٹھوال

خدمت کا استعارہ

ولادت: 1943

گاؤں :دھیرکوٹ کیٹھووالاں ضلع مری

تعلیم: ابتدائی تعلیم میٹرک گاؤں کے سکول سے حاصل کی۔ 5 سال فوجی سروس کے دوران ایف اے مکمل کیا اور بعد میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے مکمل کر کے کمیشن میں اپلائی کیا اور کامیاب ہوئے۔ 1989 میں میجر رینک میں ریٹائرڈ ہوئے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد 8 سال کابینہ ڈویژن میں بطور سیکشن آفیسر تعینات رہے۔ سول سروس کو 1996 میں خیر آباد کہا۔

علاقے کی ترقی کے لیے کارنامے:

1. پتریاٹہ ٹاپ سے دھیرکوٹ کیٹھووالاں تک 6 کلو میٹر سڑک منظور کروائی۔

2. دھیرکوٹ کیٹھوالاں اور دھیرکوٹ ستیاں میں بجلی کا حصول ممکن بنایا۔ سینکڑوں بجلی کے پول اور درجنوں ٹرانسفارمر لگائے۔

3. ایشین بنیک کے تعاون سے دھیرکوٹ کیٹھوالاں اور سیری میں گھر گھر پانی لگوایا۔ سروس آج بھی 24 گھنٹے جاری ہے۔

بلدیاتی خدمت:

اہل علاقہ کے بھرپور اصرار پر 1997 میں بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا اور چیرمین یونین کونسل دھیرکوٹ ستیاں / ممبر ضلع کونسل راولپنڈی منتخب ہوئے۔

2005 میں اہل علاقہ نے دوبارہ منتخب کیا۔

اس دوران بنائی گئی سڑکیں:

- کوٹلی ستیاں تا ڈھانڈہ روڈ

- کوٹ سیاہ سے پتریاٹہ بازار 5 کلومیٹر روڈ

- اکھوڑی سے کوٹ سیاہ

- ٹھاکری ہل سے برج

اور بہت سے کچے پکے راستوں کا یونین کونسل میں جال بچھایا۔

تعلیم کے لیے خدمات:

ضلع راولپنڈی کے سیکنڈری اسکول کی کمیٹی کے چیرمین رہے۔ 5 سال خدمات سرانجام دیں۔

- 3 پرائمری اسکول دھیرکوٹ کیٹھوالاں، دھنگراں اور کوٹ سیاہ کے لیے 20 لاکھ منظور کروائے۔

- 2 ہائی اسکول چلاورہ اور دھیرکوٹ ستیاں کے لیے لاکھوں کی گرانٹ منظور کروائی۔

تمام اجلاس کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ رکھا اور ہر چیز شفاف طریقے سے ہر ایک کی دسترس میں رہی۔

صوبائی حلقہ کا مسئلہ:

آپ کی یونین کونسل 2 صوبائی حلقوں میں تھی۔ ایم پی اے اور ایم این اے سے کام نہ ہونے پر لاہور ہائی کورٹ میں کیس کیا۔ اللہ کے فضل سے کامیابی ملی اور مری اور کوٹلی ستیاں کو ایک صوبائی حلقے میں کر دیا گیا۔

آپ نے ہمیشہ انصاف سے کام لیا، کبھی کسی کی طرفداری نہیں کی، ہمیشہ حق کے ساتھ رہے۔ آپ کی خدمات کی ایک طویل فہرست ہے

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1000506649278960

عبدالخالق کیٹھوال، تمغۂ امتیاز (ملٹری)

تمغہ خدمت(ملٹری)

گاؤں : گہل

پیدائش:

10/اپریل/ 1943

پاکستان نیوی جوائن کرنے کے بعد اسپورٹس میں دلچسپی رکھتے تھے باکسنگ کا انتخاب کیا اور کامیابی کا عروج حاصل کیا ، لائٹ ویلٹر ویٹ میں کھیلتے ہوئے مسلسل 8 سال تک پاکستان چیمپئن رہے۔

ملک سے باھر کئی بار پاکستان کی نمائندگی کی، ایشین باکسنگ کے مقابلے میں دو بار سلور میڈل اور ایک بار برانز میڈل حاصل کیا۔

پاکستان باکسنگ ٹیم کے کوچ رہے ، سیف گیمز میں باکسنگ ٹیم کے ہیڈ کوچ رہے اور 12 باکسر تیار کیے ان 12 باکسرز نے گولڈ میڈل حاصل کیے۔

حکومت پاکستان نے ان کی اعلی کارکردگی پر بہت سے انعامات اور تمغہ امتیاز (ملٹری) و تمغہ خدمت 1 (ملٹری) سے نوازا۔

آج کل راولپنڈی میں اپنے بچوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=995335299796095

غازی صوبیدار غلام رسول کیٹھوال

ہمارا فخر، ہمارا ہیرو

غازی صوبیدار غلام رسول کیٹھوال

دھیر کوٹ کٹھوالاں، ضلع مری

دھیر کوٹ کٹھوالاں کی اس پاک مٹی کے بیٹے نے جماعت پنجم کے بعد ہی وطن کی مٹی کا قرض اتارنے کا فیصلہ کر لیا۔ پاک آرمی بلوچ رجمنٹ میں بھرتی ہو کر وردی کو اپنی جان بنا لیا۔

میں دشمن کے سامنے ڈٹ گئے۔ بہادری سے لڑتے ہوئے شدید زخمی ہوئے۔ بنگال کے ہسپتالوں سے ہوتے ہوئے سی ایم ایچ راولپنڈی تک، لمبا علاج کروایا۔ لیکن وطن کی محبت کم نہ ہوئی۔

بقیہ ساری زندگی معذوری کی حالت میں گزاری، مگر سر کبھی جھکنے نہ دیا۔ حکومت پاکستان نے ان کی بے مثال بہادری اور شجاعت کے اعتراف میں ستارہِ جرأت سے نوازا۔

2004 میں یہ عظیم غازی اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا۔

آج ہم آزاد ہیں تو ان جیسے بہادروں کی قربانیوں کی وجہ سے۔ دھیر کوٹ کٹھوالاں کا ہر بچہ ان پر فخر کرتا ہے۔

"اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں"

اللہ پاک غازی غلام رسول شہید کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین ثم آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=982637051065920

غازی راجہ محمد رئیس کیٹھوال

غازی راجہ محمد رئیس کیٹھوال کا تعلق ضلع مری کے گاؤں دھرکوٹ کیٹھولاں سے ہے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان آرمی میں بطور ڈرائیور شمولیت اختیار کی اور Pakistan Army کی EME کور میں اپنی ذمہ داریاں نہایت دیانت داری اور فرض شناسی سے انجام دیں۔

سن 1998ء میں کشمیر کے علاقے اٹھ مقام، کرن بائی پاس کے مقام پر دشمن کی جانب سے اچانک حملہ کیا گیا۔ اس کٹھن اور نازک صورتحال میں غازی راجہ محمد رئیس کیٹھوال نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لیے بے مثال جرات، بہادری اور قربانی کا مظاہرہ کیا۔ دورانِ معرکہ آپ شدید زخمی ہو گئے، جس کے بعد انہیں فوری طور پر Combined Military Hospital Rawalpindi منتقل کیا گیا، جہاں طویل علاج اور زندگی و موت کی کشمکش کے بعد آپ صحت یاب ہوئے۔

شدید زخموں کے باعث آپ کے جسم کا ایک حصہ متاثر ہوا اور آپ معذوری کا شکار ہو گئے، مگر آپ کے حوصلے، عزم اور حب الوطنی میں کبھی کمی نہ آئی۔ آج بھی آپ کی جرات، استقامت اور قربانی اہلِ علاقہ، خاندان اور قوم کے لیے باعثِ فخر ہے۔

غازی راجہ محمد رئیس کیٹھوال ایک دلیر، بہادر اور باہمت سپاہی ہیں جنہوں نے اپنے وطن کے دفاع کے لیے عظیم قربانی پیش کی۔ ان کی داستانِ شجاعت آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ اور حب الوطنی کی روشن مثال ہے۔

خراجِ تحسین

"قومیں اپنے محسنوں اور بہادروں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں۔ غازی راجہ محمد رئیس کیٹھوال کی جرات، قربانی اور استقامت ہمارے لیے فخر، عزت اور حوصلے کا سرچشمہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ غازی صاحب کو صحتِ کاملہ، عزت، خوشیاں اور درازیٔ عمر عطا فرمائے، اور ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=981520201177605

شہید صوبیدار شیر بہادر کیٹھوال

ہمارا فخر

صوبیدار شیر بہادر شہید کیٹھوال

25 بلوچ رجمنٹ - Tamgha e Basalat

دھیر کوٹ کیٹھوالاں ضلع مری

7 اکتوبر 1962 کو دھیر کوٹ کیٹھوالاں کی مٹی پر پیدا ہوئے۔ 1980 میں پاک فوج جوائن کی اور "25 بلوچ رجمنٹ ببر شیرز" کے سپاہی بنے۔ NHMP سیلیکشن میں بھی وطن کی خدمت کی۔

26 اکتوبر 2006 - برہان انٹرچینج کے قریب دہشتگردوں کی گاڑی چیک کر رہے تھے۔ موت کو آنکھیں دکھا کر ڈیوٹی پوری کی۔ دہشتگردوں کی فائرنگ سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔

وطن کی مٹی پر اپنی جان قربان کر دی۔ حکومت پاکستان نے بہادری کے اعتراف میں Tamgha e Basalat اور Tamgha e Jurat سے نوازا۔

"اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں تم ان کی حیات کا شعور نہیں رکھتے" - القرآن

25 بلوچ رجمنٹ CO اور تمام جوانوں کی طرف سے 19ویں شہادت کی برسی پر یادگاری تختی پیش کی گئی۔

دھیر کوٹ کیٹھوالاں کا یہ بیٹا آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہے۔ شہداء مرتے نہیں، نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بن جاتے ہیں۔

اللہ پاک شہید کے لواحقین کو صبرِ جمیل دے۔ آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=981754354487523

شہید راجہ محمد مہربان کیٹھوال

ایک گھر دو داستانیں، · لازوال قربانی

راجہ محمد مہربان کیٹھوال شہید

دھیرکوٹ کٹھوالاں ، ضلع مری

دھیر کوٹ کٹھوالاں کی مٹی کے بیٹے۔ ابتدائی تعلیم اپنے ہی گاؤں سے حاصل کی۔ وطن کی محبت لے کر سرحد پر جا ڈٹے۔

1965 کی جنگ - سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن کے ٹینکوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہو گئے۔ بہادری سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ وطن پر اپنی جان وار دی۔

راجہ محمد مہربان کیٹھوال شہید اور صوبیدار غلام رسول کیٹھوال غازی، ستارۂ جرأت دونوں سگے بھائی تھے۔ ایک بھائی 1965 میں شہید ہوا، دوسرا بھائی 1971 میں غازی بن کر واپس آیا لیکن زندگی بھر معذوری کی حالت میں وطن کی خدمت کرتا رہا۔

ایک ہی ماں کے دو بیٹے، دونوں نے وطن پر سب کچھ قربان کر دیا۔ دھیر کوٹ کیٹھوالاں اور قبیلہ کیٹھوال کا کون سا گھر ہے جو ان پر فخر نہ کرے؟

"شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے"

اللہ پاک شہید راجہ محمد مہربان کیٹھوال کے درجات بلند کرے، غازی غلام رسول کیٹھوال کی قربانی قبول کرے۔ آمین ثم آمین

دھیر کوٹ کٹھوالاں کے یہ بیٹے قبیلہ کیٹھوال کی پہچان ہیں۔

اللہ پاک ہمارے علاقے کو ایسے بہادر بیٹے عطا کرتا رہے۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=981766551152970

شہید راجہ محمد اسحاق کیٹھوال

ولد: مغل خان کیٹھوال

گاؤں: چارھان ضلع مری

پاکستان آرمی 20 بلوچ رجمنٹ

آرمی نمبر: 2436930

19 ستمبر 1965 پاک بھارت جنگ سیالکوٹ کے محاذ پر وطن کے دفاع میں لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

آپ نے صرف 22 سال کی عمر میں شہادت کا عظیم رتبہ پایا۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں، جو بعد میں وفات پا گئیں۔

شہید راجہ محمد اسحاق کیٹھوال نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر قوم پر ایسا احسان کیا جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی قربانی کو قوم کے لیے مشعلِ راہ بنائے۔ آمین۔

"جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے"

[القرآن 2:154]

قبیلہ کیٹھوال کا فخر، پوٹھوہار کا بیٹا، پاکستان کا محافظ

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=997044729625152

شہید واجد حسین کیٹھوال

C/4842

واجد حسین کیٹھوال شہید کا تعلق دھیرکوٹ کیٹھوالاں سے تھا آپ اسلام آباد پولیس میں بطور کانٹیبل اپنے فرائض سر انجام دے رہے تھے کہ 28 مئی 1997 کو علی پور اسلام آباد بنک میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت کرتے ہوئے بہادری کا مظاہرہ کیا اور ڈاکوؤں کی فائرنگ سے جامِ شہادت نوش کیا۔

اسلام آباد پولیس لائن کی دیوار پر شہدا کی تصاویر کے ساتھ ان کی تصویر آج بھی لگی ہے جو کہ ملک اور قبیلے کے لیے فخر کی علامت ہے

ان کے 1 بیٹے کو اسلام آباد پولیس میں ملازمت بھی دی گئی جو اس وقت cia میں بطور کانسٹبل اپنے فرائض بہادری اور ایمانداری سے انجام دے رہے ہیں

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=978906774772281

صوبیدار محمد شفیق کیٹھوال

ولد میر افسر کیٹھوال

سکنہ دھیرکوٹ کیٹھوالاں

تاریخ پیدائش: 13 مارچ 1945

تاریخ وفات: 2000

وطن کے عظیم بیٹے، 65 اور 71 کی جنگ کے غازی

1971 کی جنگ میں دو بار پیٹ پر گولی کھا کر بھی وطن کی مٹی کا دفاع کیا۔

1973 سے 1985 تک پاکستان آرمی کی نمائندگی کرتے ہوئے سعودی عرب میں خدمات سر انجام دیں۔

آپ کی بہادری، قربانی اور وطن سے وفا ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہے گی۔ اللہ پاک آپ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

تمام کیٹھوال قوم کو ایسے غازی بیٹے پر فخر ہے

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=993032503359708

حوالدار راجہ محمد یامین کیٹھوال

ولد دلدار محمد کیٹھوال

سکنہ دھیر کوٹ کیٹھوال تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع مری

علاقے کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے میٹرک پاس کرنے کے پاکستان آرمی میں اپنے عسکری فرائض سر انجام دینے کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا

اس دوران UN یشن کانگو میں پاکستان کی نمائندگی کی

اور اس کے بعد دنیا کے سب سے بلند جنگی محاذ سیاہ چین گلیشیر دو سال تک اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے

اس کے بعد تین سال لاہور کینٹ میں رہنے کے بعد ان کی یونٹ کو مغربی بارڈر جنوبی وزیرستان میں تعینات کر دیا گیا جہاں ایک فوجی آپریشن کے دوران وہ شدید زخمی ہو گئے اور انہیں بیہوشی کی حالت میں پہلے CMH بنوں اور بعد میں MH راولپنڈی شفٹ کر دیا گیا جہاں ایک سال زیر علاج رہنے کے بعد ڈاکٹروں نے میڈیکل بورڈ کر کے گھر بھیج دیا

یوں ایک ہی گھر میں یہ دوسرے غازی بن کر آئے

یاد رہے اس سے قبل ان کے والد محترم جناب دلدار محمد کیٹھوال صاحب بھی 1971 اور 1965 کی دونوں جنگوں میں حصہ لیا تھا اور وہ بھی غازی بن کر آئے تھے

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1021372347192390

دلشاد حسین کیٹھوال

ولد محمد وزیر مرحوم

پیدائش 1962

آبائی گاؤں دھیرکوٹ کیٹھولاں

تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول دھیرکوٹ ستیاں

گورنمنٹ ھائ سکول کوٹلی ستیاں (اعلی کارکردگی اور ذہانت رکھنے پر میٹرک تک گورنمنٹ سے وظیفہ حاصل کرتے رھے)

ملازمت پاکستان نیوی میں وارشپ پی این ایس بدر میں شمولیت اختیار کی مختلف ممالک کا سفر کیا

1983 میں بذریعہ پی آئی اے امریکہ چلے گئے اور واپسی پہ ایک بحری جنگی جہاز شاہجہان کو لیکر طویل سمندری سفر کر کے وطن واپس پہنچے اور جنوری 2000 میں پیٹی آفیسر رینک پر ریٹائرمنٹ لے لی

بیرون ملک ملازمت

نیوی سے ریٹائرڈ ھونے کے بعد آپ ملازمت کے حصول کے لیے 2004 میں سعودی عرب چلے گئے اور ابھی تک وھاں پہ ھی قیام پذیر ہیں

اوورسیز علاقائی وسماجی خدمات

1: دھیرکوٹ ویلفیئر سوسائٹی کراچی

آپ کو بچپن سے ھی فلاحی وسماجی کاموں کا بہت شوق تھا اسی بنا پہ آپ نے 1990 میں کراچی میں موجود اپنے لوگوں کی فلاح کے لیے ایک ویلفیئر سوسائٹی کی بنیاد رکھی جو کہ ابھی بھی قائم ھے

2 : پتریاٹہ دھیرکوٹ ویلفیئر سوسائٹی سعودی عرب

2018 میں بیرون ملک مقیم اپنے لوگوں سے ملکر ایک سوسائٹی بنائ جس کا مقصد پوری دنیا میں موجود اپنے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پہ جمع کرنا اور انکا آپس میں باہمی روابط قائم کرنا اور مشکل وقت میں ان کی مدد کرنا شامل تھا

سوسائٹی میں باقاعدگی سے چندہ جمع ھوتا ھے اور سوسائٹی کے قوانین کے مطابق ھر ممبر پر اسکی ضرورت کے مطابق خرچ ھوتا ھے

3 : دھیرکوٹ کیٹھوالاں اوورسیز ویلفئر سوسائٹی

2022 میں اپنی برادری کے بیرون ملک مقیم بھاہیوں کے ساتھ ملکر گاوں کے مفلس نادار اور یتیم بچوں کی کفالت کا عزم کیا جو کہ ابھی تک جاری ھے

علاقائی سطح پر بہت سے خاندانوں کی مختلف موقعوں پر مالی امداد بھی کرتے رہے ہیں

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1022126207117004

حضرت مولانا اصغر علی کیٹھوال

ولد: کیپٹن (ر) راجہ ظہیر احمد کیٹھوال

سکنہ: نیو مری، کالیال

خدمات

خطیب

جامع مسجد بلال، سندیاں مری میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں

شاعرِ اسلام -

حمد، نعت، صحابہ، اہل بیت اور کربلا پر لاجواب کلام

نعت خواں

اللہ پاک نے انہیں بہت ہی خوبصورت اور درد بھری آواز سے نوازا ہے

خاندانی نسبت:

مولانا صاحب کے صاحبزادے بھی حافظِ قرآن ہیں اور اس وقت درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ قبول فرمائے۔

تالیفات:

مولانا صاحب کی 3 شاندار کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ہر کتاب 227 صفحات پر مشتمل ہے:

1. خوشبو حسان رضی اللہ عنہ
2. گلدستہ حسان رضی اللہ عنہ
3. برکات حسان رضی اللہ عنہ

ان کتابوں میں حمدِ باری تعالیٰ، نعت رسول اللہ ﷺ، اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم، اہلِ بیتِ اطہار اور واقعہ کربلا پر روح پرور اشعار جمع کیے گئے ہیں۔

کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ:

واٹس ایپ: 03125471109

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا اصغر علی کیٹھوال کے علم، قلم اور آواز میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=978631754799783

ٹیچر برکت علی ارمان کیٹھوال (نعت)

ٹیچر برکت علی ارمان کیٹھوال(مرحوم)

پیغامِ حق سنانے آیا مدینے والا

نئی شمع اک جلانے آیا مدینے والا

عیسٰی نبی نے جسکی آمد کی دی بشارت

وہ نوید خود پہچانے آیا مدینے والا

بے کس بھٹک رہے تھے کوئی روشنی نہ منزل

اُنھیں رستہ دکھانے آیا مدینے والا

جنکو گِرا دیا تھا دنیا نے ٹھوکروں سے

اُنھیں ناز سے اٹھانے آیا مدینے والا

ارمانؔ کوئی جن کا ساتھی نہ آسرا تھا

اُن کو گلے لگانے آیا مدینے والا

ٹیچر برکت علی ارمان کیٹھوال (مرحوم)

دھیرکوٹ کیٹھوالاں

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=988887677107524

پوٹھوہاری شاعر وقار احمد ظافر کیٹھوال

ولد: راجہ محمد حبیب کیٹھوال

سکنہ: سکاری ضلع مری

تعلیم: ایف اے 2004 - ڈگری کالج جھیکا گلی مری

تاریخ پیدائش: 12 جولائی 1985

شاگرد خاص: شاعرِ کوہسار بابو جمیل احمد جمیل آف بیاگہ

مالکا نقش و نگار دہیا

جلوہء حسن ظاہر غرب و شرق کیتا ای

بے ستون افلاک نوں کھڑا کر کے

سینہء ابر آپے زرق برق کیتا ای

ماہ و انجم نوں بخش کے نور اپنا

لیل و نہار اندر پیدا فرق کیتا ای

سورج شرق سی ظافر نمودار کر کے

سوئے غرب لے جا کے غرق کیتا ای

اشرف المخلوق دا شرف دے کے

مشتِ خاک نوں صاحبِ توقیر کیتا ای

لا کے عدم سی دارالفناء اندر

وکھو وکھ ہر جامِ تقدیر کیتا ای

اک دے ہتھ وچ کاسہء گدائی دے کے

اک نوں جمدیاں سار امیر کیتا ای

اکناں دے کے سکھ انعام ظافر

اکناں دکھاں دی نگری اسیر کیتا ای

یہود و نصاری نہیں دوست تیرے

رب دا پاک قرآن فرما رئیا

مسلماناں ! ایمان جھنجھوڑ اپنا

تیری سمجھ اندر کیوں نہیں آ رئیا

اٹھ کفر دئیاں اکھاں وچ پا اکھاں

جہڑا جنگ دے طبل وجا رئیا

سجدے وچ دعاواں کس کم ظافر

زنگ تیری شمشیر نوں کھا رئیا

مزید نعتیہ اشعار کمنٹ میں ہیں

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1011570244839267

راجہ نثار احمد کیٹھوال (پہلوان)

راجہ نثار احمد کیٹھوال مرحوم 1952 میں گلیڑہ گلی، مری کی مٹی سے جنم لینے والا وہ نام ہے جس نے اپنی زندگی علاقے کی خدمت کے نام کر دی۔

راجہ نثار کیٹھوال نے 35 سال ٹرانسپورٹ چلائی نیو مری گلہڑہ گلی سے ڈھانڈا، کوٹلی ستیاں تک اپنی بس چلا کر ہزاروں مسافروں کی سہولت بنے۔ راولپنڈی، مری گلہڑہ گلی، کوٹلی روٹ کے اولین ٹرانسپورٹرز میں شمار ہوتے تھے۔ فیض آباد سے مری تک ان کا نام عزت سے لیا جاتا تھا۔

راجہ نثار کیٹھوال نے سیاست میں قدم رکھا اور 2 بار کونسلر یونین کونسل چارہاں، صدر مقام گلہڑہ گلی سے منتخب ہو کر علاقے کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا۔ "تم میں سے بہترین وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے" کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔

"پہلوان" صرف لقب نہیں تھا، کردار تھا۔ شرفت، سخاوت، اور خلوص ان کی پہچان تھے۔

21 دسمبر 2020 کو وہ ہم سے بچھڑ گئے، لیکن ان کی یادیں اور خدمات آج بھی گلہڑہ گلی کی گلیوں میں زندہ ہیں۔

اللہ تعالی راجہ نثار احمد کیٹھوال پہلوان صاحب کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔ آمین

"جو لوگوں کے لیے آسانیاں بانٹ جائیں، وہ مر کر بھی دلوں میں زندہ رہتے ہیں"

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=985228704140088

چیئرمین راجہ محمد ارشاد کیٹھوال

کیٹھوال قبیلہ نیومری کی جانی پہچانی شخصیت

متعدد بار یونین کونسل چارہان کے چیئرمین منتخب ہوئے اور اپنے علاقے کیلئے بہت قابل ذکر کام کیے

اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب کو انکے نقش قدم پر چلتے ہوئے

اپنے قبیلے اور علاقے کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے

آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=976318755031083

راجہ ظہیر الحق کیٹھوال

راجہ ظہیر الحق کیٹھوال ولد منصب دار خان کیٹھوال

پڑھنہ ضلع مری

پیدائش :1946

وفات 9 اکتوبر 2023

بمطابق 24 ربیع الاول بروز سوموار

پاک فوج میں رینک لانس نائیک کے عہدے پر وطن کی خدمت کی

یونین کونسل بن میں رجسٹرار کے فرائض بھی سر انجام دیے

تربت پر تیری رحمت برسا کر اے جنت کے نصیب سوا کر دے

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=990083680321257

راجہ محمد خالد کیٹھوال

جناب راجہ محمد خالد کیٹھوال صاحب

پرنسپل اسلام آباد ماڈل سکول ہرنو ٹھنڈا پانی اسلام آباد

آج اپنی سینتیس سالہ تدریسی و تنظیمی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوگئے ہیں۔

ان کے اعزاز میں منعقدہ الوداعی تقریب میں اساتذہ، پرنسپلز، ایف ڈی ای کے افسران، احباب تنظیم، ریٹائرڈ خواتین و حضرات کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حاضرین نے راجہ محمد خالد کیٹھوال صاحب کی تدریسی، انتظامی اور رفاعی خدمات کو شاندار الفاظ میں سراہا، ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور انکی خدمت میں تحائف پیش کیے۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=969928105670148

راجہ شاہد مبارک کیٹھوال

راجہ شاہد مبارک کیٹھوال کا تعلق چارہان، نیو مری سے ہے

راجہ شاہد مبارک کیٹھوال نے اپنے پیشہ ورانہ کیریئر کا آغاز بطور استاد کیا۔ تدریس کے شعبے سے وابستگی کے ساتھ ہی وہ اساتذہ کے حقوق اور فلاح و بہبود کے لیے سرگرم ہوئے اور پنجاب ٹیچرز یونین میں شمولیت اختیار کی۔

اپنے پہلے ہی انتخاب میں انہوں نے دوستوں کی بھرپور کاوشوں سے پنجاب ٹیچرز یونین تحصیل مری کا الیکشن بہترین انداز میں جیتا۔ اس کامیابی کے بعد کئی بار وہ بلا مقابلہ تحصیل مری کے صدر منتخب ہوئے۔

قائدانہ صلاحیتوں کے باعث انہیں ضلعی سطح پر بھی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ وہ دو مرتبہ بلا مقابلہ ضلع راولپنڈی کے صدر اور تین بار چیئرمین پنجاب ٹیچرز یونین ضلع راولپنڈی رہے۔ بعد ازاں انہوں نے پنجاب ٹیچرز یونین صوبہ پنجاب

کے جنرل سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دیے۔

اسی دوران وہ امریکہ منتقل ہو گئے اور محکمہ تعلیم سے ریٹائرمنٹ لے لی۔

راجہ شاہد مبارک کا سفر اساتذہ برادری کے لیے خدمات، تنظیمی قیادت اور بے لوث جدوجہد کی ایک مثال ہے۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=974148931914732

واجد ضیاء کیٹھوال

واجد ضیاء کیٹھوال کا تعلق ضلع مری کے گاؤں سیر گراں سے ہے

واجد ضیاء کیٹھوال

پاکستان پولیس سروس کے گریڈ 22 کے افسر ہیں، اور سابقہ ڈی جی ایف آئی اے رہے ہیں۔

1. ایف آئی اے ڈی جی کے طور پر

- وہ 2018-2019 میں فیڈرل انویسٹیگیشن ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل رہے۔

- یہ تعیناتی پی ٹی آئی حکومت کے دور میں ہوئی تھی۔

- بعد میں انہیں ہٹا کر نیشنل پولیس بیورو کا ڈی جی بنا دیا گیا۔

2. سب سے زیادہ مشہور کام

واجد ضیاء کیٹھوال کی اصل شہرت پاناما گیٹ جے آئی ٹی کی سربراہی سے بنی۔

- وہ مشترکہ تحقیقاتی ٹیم JIT کے سربراہ تھے جس نے 2017 میں نواز شریف فیملی کی آف شور کمپنیوں کی تحقیقات کیں۔

- ان کی رپورٹ کی بنیاد پر سپریم کورٹ نے نواز شریف کو نااہل قرار دیا تھا۔

- بعد میں وہ نیب ریفرنس میں بھی پراسیکیوشن کے اہم گواہ بنے۔

3. کیریئر

واجد ضیاء کیٹھوال پی ایس پی کے سینئر افسر ہیں اور گریڈ 22 میں ترقی پا چکے ہیں۔

- انہوں نے پنجاب اور وفاق میں مختلف اہم عہدوں پر کام کیا ہے، جن میں سی آئی ڈی، سی ٹی ڈی، اور اینٹی کرپشن شامل ہیں۔

واجد ضیاء کیٹھوال کی موجودہ تعیناتی

اب ریٹائر ہو گئے ہیں

- اس سے پہلے وہ آئی جی ریلوے کے عہدے پر تعینات تھے۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=973926635270295

عصمت وقار کیٹھوال

ولدیت راجہ وقار الحق

گلہڑہ گلی ضلع مری

قطر میں رہتے ہوئے بھی سوشل مڈیا اور وٹس "Kethwal Welfare Foundation" ایپ کا گروپ بنایا۔ راجہ سہیل سراج، راجہ سعد سراج اور اوورسیز بھائیوں کے ساتھ مل کر کرونا واہرس کی وبا کے دوران فنڈ ریزینگ کی اور بعد میں آپنے قبیلے غریب بچیوں کی شادیاں،بیماروں کی مدد کرنے اور قبیلے کے نوجوانوں کو ایک پلٹ فورم پر لانے کے لیے بھی بھرپور کوشیش کرتے رہے ۔

بد قسمتی سے کچھ عرصہ سے وہ کسی پلیٹ فارم پر نظر نہیں آہ رے

عصمت وقار کی تجویز میں اہک اہمُ کام قبیلے میں جرگہ نظام کی بحالی کا تھا جو کے ہر غریب اور امیر کی لیے قبیلے کے غیر متنازعہ لوگ پر مشتمل ھونے کی تجویذ

تھا

اس کے علاوہ ہر ڈھوک اور علاقہ کے نوجوانوں کو آپنے قبیلے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کے لیے بھرپور کوشیش کی لیکن اب کوہئ اور شخص اس کے لیے بات کرتا نہیں نظر آتا

ہمارا اپنا نظام: جِرگہ کیوں نہ فعال ہو سکا؟

قوم کیٹھوال کا جِرگہ سسٹم کے لیے راجہ سہیل سراج اور راجہ سعد سراج سب سے بہتر کردار ادا کر سکتے ہیں لہذا ان سے درخواست ھے کی چارھان اور ملحقہ علاقوں میں جہاں تک کھیٹوال آباد ییں ایک مظبوط جرگہ کا نظام آپنی سرپرستی میں قاہم کرنے میں کردار ادا کریں جسے سے بہت سے مساہل تھانہ کہچری کے بغیر بہتر طریقہ سے حل کیے جا سکتے ہیں

جِرگہ کا نظام فعال ہونے سے کیا ہو گا: مسئاہل کا حل جلد ممکن بنایا جا سکتا ھے

قبیلے میں ھونے والے تمام معمولی نویت کے اختلافت تھانہ اور پولیس کے بجاے جرگہ کا سربرہان فوری طور پر حل کر سکتے ھیں

قبیلے میں اتحاد اور آپنی ایک بہتر ساخت کو بحال کرنے میں جرگہ کا نظام مزید مدد فراہم کر سکتا ھے

موجودہ دور میں نوجوان نسل کو آپنی روایات اور اصولوں سے جوڑے رکھنے اور ان سے روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ھے

کیٹھوال ویلفیئر فاؤنڈیشن اور سرپرست اعلی سے التماس ھے کے وہ اس پر خصوصی توجہ دیں اور جلد جرگہ کمیٹی کے قیام کے لیے اقدامات کریں

جِرگہ سسٹم کو فعال کرنے اور اس کے قیام کے لیے

جو بزرگ، نوجوان، اوورسیز بھائی اس نظام کی بحالی کے حق میں ہیں اور آپنا کردار ادا کرنا چاہیں اور تجاویز پیش کرنا چاہیں وہ ضرور آپنا مشورہ ہم تک پہنچایں

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=997950299534595

ڈاکٹر راجہ محمد عمران کیٹھوال

Dr Raja Muhammad Imran Kethwal

S/O Dr Muhammad Razzaq (Late)

Grand Father Raja Muhammad Gulzar

Resident in Rawalpindi & Nilore

Basically from Village Phofandi, Kotli Sattian

Child Specialist

Instructor Different International Forums

Executive Member PPA

Executive Member PMA Pakistan

Ex President YDA Rawalpindi

Examiner of Different programs in Pakistan

HOD and CEO Citycare Hospital, Saidpur road, Rawalpindi

HOD Pediatric department, Medicare hospital, Rawalpindi

Executive Member Rawalpindi Gymkhana Club

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=973112402018385

ڈاکٹر رجا شاہد کیٹھوال

انتہائی فخر کا لمحہ

بے حد خوشی اور فخر کے ساتھ اعلان کر رہے ہیں کہ ہمارے قبیلے کی بیٹی

ڈاکٹر رجا شاہد کیٹھوال دختر شاہد مبارک کیٹھوال

MBBS

نے

State University of New York at Buffalo, Jacobs School of Medicine and Biomedical Sciences

سے

Internal Medicine Residency

کامیابی سے مکمل کر لی ہے۔

دورانیہ: 26 جون 2023 سے 30 جون 2026

3 سال کی مسلسل محنت، قربانی، بے چین راتیں اور مریضوں کی بے لوث خدمت کا نتیجہ۔

ماشاءاللہ تبارک اللہ

اللہ ڈاکٹر صاحبہ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے اور انہیں خلقِ خدا کے لیے شفاء اور رحمت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

! Congratulations, Doctor Rija Kethwal

ہم سب کو آپ پر فخر ہے۔

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1010482821614676

وجیہ راجہ

وجیہ راجہ (wajeeha raja)

دختر راجہ منظور احمد کیٹھوال

چرہان ضلع مری

ایم اے سیاسیات

2020 سے پروفیشنل آرٹسٹ

پنجاب کونسل آف آرٹس کی ٹاپر رہیں۔

پینٹنگ اور خطاطی کے مقابلوں میں نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کے آرٹ کونسلز میں متعدد انعامات جیتے۔

قبیلہ کیٹھوال اور پوٹھوہار کی بیٹیوں کا فخر!

Noudlez W Raja

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=997165176279774

ضمیمہ

مرتب کا تعارف

قبیلہ کیٹھوال کا فیس بک گروپ اور راجہ وقار کیٹھوال

راجہ وقار کیٹھوال صاحب نے 2011 میں فیس بک پر قبیلہ کیٹھوال کا ایک گروپ بنایا تھا اسوقت راجہ عاطف کیٹھوال آف گہل اور راجہ مہران کیٹھوال صاحب راجہ سہیل کیٹھوال صاحب راجہ وقار کیٹھوال صاحب سے ملنے آہے اور ان کو گروپ بنانے پر خراج تحسین اور مبارکباد پیش کی اور مل جل کر کیٹھوال ازم کو پروموٹ کرنے کا عزم کیا۔ پہلا کیٹھوال ویلفیئر کنونشن جب نیو مری میں منعقد ہوا تو اس سے پہلے پوٹھوار ریجن میں مختلف مقامات پر جا کر لوگوں سے ملے اور کیٹھوال قبیلے کی فلاح و بہبود اور اس کے نام کی تشہیر کیلئے مختلف جگہ میٹنگ کیں ان میں سہالہ، علی پور، کری شہر ، درکالہ پنڈوریاں، خان اکبر ٹاؤن۔ ماندلہ،آرچرڈ سکیم،بہارہ کہو اور دیگر ملحقہ علاقے شامل ہیں ان میں ہمارے ساتھ نہایت ہی قابل احترام ہمارے قبیلے کا درد رکھنے والے ہمارے قبیلے کا ایک بہت بڑا نام میری مراد ٹیچر (ر) راجہ صغیر ایڈووکیٹ (مرحوم) ہمارے ساتھ صف اول ہر جگہ پر موجود رہے اللہ پاک انکو غریق رحمت کرے آمین۔پیر ساجد نقشبندی صاحب راجہ وقار کیٹھوال صاحب،راجہ عاطف کیٹھوال صاحب ،راجہ بشارت کیٹھوال صاحب

اس کےبعد 2019 میں راجہ وقار کیٹھوال صاحب نے وٹس ایپ گروپ بنایا جس میں پورے پاکستان سے قبیلہ کیٹھوال کے لوگ جوک در جوک شامل ہوئےاور گروپ کو پائیدار تقویت ملی پچھلے ڈیڑھ دو سال سیے راجہ شاہد کیٹھوال صاحب نے جب سے گروپ جوہن کیا اس میں بے حد لگن اور محنت سےکام کیا اور گروپ ایڈمن کے ساتھ مل کر گروپ کو چار چاند لگا دیےابھی یہ گروپ انشاء اللہ قبیلے کی تعمیر و ترقی میں سنگ میل ثابت ہو گا۔اللہ پاک ہمیں اتفاق اور اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اپنے قبیلے کی فلاح وبہبود کیلئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثمہ آمین

تحریر: راجہ وقار کیٹھوال · ماخذ: فیس بک پیج «داستانِ قبیلہ کیٹھوال» facebook.com/photo/?fbid=1067355769260714